

THE WORLD MISSION OF THE CHURCH

A Summary of the Findings and recommendations
of the Meeting of the
INTERNATIONAL
MISSIONARY COUNCIL.
Tambaram, Madras, 1938.



کلیسیا کی عالمگیر رسالت

انٹرنیشنل مشنری کونسل تاملیرم

منعقدہ مدراس دسمبر ۱۹۳۸ء کی

مختصر روداد

پنجاب ایجوکیشنل سوسائٹی

انارکلی - لاہور

۳۱/۶ آ

۱۹۵۰ء

پورا دل

تہامہرم کانفرنس مدراس ۱۹۳۷ء
 کے
 دنیا بھر سے آئے ہوئے ڈپٹی گیٹ



डाक्टर तनश्वर, माहल साहिब जी की
 अधिवेशन के सभापति

دنیا کے مشہور مسیحی رہنما ڈاکٹر جان آر. مٹ صاحب
 صدر نشین تہامہرم کانفرنس مدراس

کلیسیا کی عالمگیر رسالت

یعنی

سارے جہان کیلئے کلیسیا کا مقصد زندگی

تہنید

شہر مدراس سے سولہ میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جو تاملورم کہلاتا ہے۔ اس جگہ مدراس کرپشن کالج کی نئی عمارتیں حال ہی میں بنی ہیں۔ ۱۹۱۸ء میں تاملورم میں ۱۳ دسمبر سے لے کر ۲۵ دسمبر تک ایک جلسہ ہوا جس میں دنیا کے تمام ملکوں کی پرائسٹنٹ کلیسیاؤں کے نمائندے شائع ہوئے۔ اس جلسے کی کاروائی انگریزی زبان میں شائع ہو چکی ہے اس کے فیصلے کم از کم دس سال تک مستند اور پرائسٹنٹ کلیسیا کی مجموعی آواز سمجھے جائیں گے۔

ہندوستان کی عیشتنل کرپشن کو فیصلے نے مناسب سمجھا ہے کہ اس جلسے کی مختصر رپورٹ (روٹنڈا) ہندوستان کی تختہ ذربانوں میں شائع کرائے۔ اس جلسے میں جمہوریت سے ایہم مضمونوں پر غور ہوا۔ ان میں سے بعض مضمون اور بعض مضمونوں کے خاص خاص حصے ہندوستانی کلیسیا کے عام شرکاء کے لئے خاص

دلچسپی کا باعث نہیں اس لئے انگریزی رپورٹ کا اختصار کرتے ہوئے مفصلہ ذیل اصولوں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

(۱) جو مضمون تعلیمی ہے ہندوستان سے خاص تعلق رکھتے ہیں ان کو مکمل طور پر مدلل کر دیا گیا ہے۔

(۲) بعض مضمونوں کے وہ حصے حذف کر دئے گئے ہیں جو کلیہ عام ہند کے لئے کسی خاص دلچسپی کا باعث نہیں، لیکن یہ غلط ہے کہ یہاں لکھا ہے کہ کہاں کہاں سے حصے حذف کئے ہیں۔

(۳) بعض مضمونوں کے ضروری عنوانوں کا صرف اشارہ ذکر کر دیا گیا تاکہ پڑھنے والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ کون کون سے موضوع پر بحث کئے۔

(۴) جیسے کے عام پروگرام کے علاوہ خاص مضامین کی جیسے خاص باتوں کے لئے تھے۔ ان باتوں کی تفصیل اس کتاب میں شامل نہیں کئے گئے۔ چند خاص بیان اور

تجاویز بھی نوٹس دیا کر دی گئی ہیں جو جیسے میں نہیں یا منظور ہوئیں۔ لیکن یہ کتاب جیسے کی کارروائی کا ایسا مجموعہ ہے جس کو پڑھنے سے اس عالمگیر۔

نوازشی اور اہم جیسے کا عندیہ اور بیجا کام کامیاب تک پہنچانے کا خدا کو شکر کہ یہ کتاب اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔

ڈی۔ ایل۔ ریلیام

سکریٹری جنرل، کونسل

۱۰ یورگیم ٹورنٹ ۱۹۵۰ء

۲ ریماچہ

انٹرنیشنل مشنری کونسل کے اس عالمگیر جلسے میں کونیا کے ۱۰ مختلف حصوں سے اہم شخصیات جمع ہوئے کونسل کی کمیٹی اور اس کی سمیت مجالس پورے تین سال سے اس جلسے کی تہیہ میں سرگرم ہیں شاید یہ سوچا جائے کہ انٹرنیشنل مشنری کونسل کون سی جماعت ہے۔ اور اس کے لئے کیا ہیں جو اس لئے مناسب ہے کہ مختصر آہ اس کونسل کے مضمون چن ضروری باتیں بیان کر دی جائیں۔

۱۹۱۱ء میں سکات لینڈ کے مشہور فہرست نویس ڈی بی ڈی بی مشنری سوسائٹی کی ایک عالمگیر کانفرنس ہوئی اور اس کانفرنس میں بین الاقوامی اور فرقہ وارانہ حرکات

Interdenominational and International Co-operation

کی بنیاد ڈالی گئی۔

اور ایک مستقل کمیٹی متحرک کی گئی جس کا کام تھا کہ کانفرنس کے مقصد کو پورا کرنے اور اس کے فیصلوں کو عمل میں لانے کی کوشش کرتی رہے۔ چنانچہ رنگ بھنگ کے دوران

یہ عالمگیر کمیٹی اپنے فرانسیسی کوئی مقدمہ پورا کرتی رہی اور ۱۹۱۷ء میں کمیٹی کو نوٹ کر یہ کونسل بنائی گئی تاکہ ایک مستقل بین الاقوامی انجمن سازی ضروری نہ کہ اپنے ممبروں

میں ملے۔ مغربی ممالک میں تحریک مشنری سوسائٹیوں کی ترقی دہ جات میں قائم ہو گئیں اور مشرق، افریقہ اور وسطی امریکہ میں کونسلیں (ڈی سی ای) انجمنیں بنیادی

کی گئیں۔ یہ سب گویا اس بین الاقوامی انجمن انٹرنیشنل مشنری کونسل کا ضروری جز ہیں۔ یہوشلیم میں ۱۹۲۸ء میں اس کونسل کی پہلی عالمگیر کانفرنس منعقد ہوئی، اس میں

مضمون مشنری سوسائٹی کے مغربی ممالک کے نمائندے شامل تھے۔ بقول اپنے ممبروں کے نمائندے بھی شامل تھے۔ جہاں کہ مشنری کام کی وجہ سے عملی کلیسا بنیں قائم

پڑ گئی ہیں۔ اس عرصہ میں ۱۹۴۰ء کو انجمنیں (ڈی سی ای) کونسل بن گئیں۔ یہ بین الاقوامی

ہا ہوا نے شری سمیٹنے والے ملکوں میں ہیں اور ہم انھی کلیسیاؤں والے ملکوں میں
 اسی حالت کا یہ لازمی نتیجہ تھا کہ دوسری عالمگیر کانفرنس ایک مشرقی ملک
 میں جمع ہو تاکہ انھی کلیسیاؤں کے نمائندے آسانی اور کم خرچ سے مشرقی
 ملکوں کے نمائندوں کے برابر حصہ لے سکیں اور ایسے نازک زمانے میں کلیسیا
 کے مسئلوں کو حل کرنے میں برابر کی مدد دے سکیں (چنانچہ اس جلسے میں ہندوستان
 کے منتخب وفد اور نمائندے اور خطبے اور خطبے نمائندے شامل ہو گئے۔

اس عالمگیر جلسے کے شرکاء کا احساس تھا کہ ان کا تاج مہم جو بنی ہوئی تھا
 کی اورانی کا عجیب چھڑہ ہے۔ شاید ہی دنیا میں کسی اور جلسے کی ایسی تحریر ہو۔
 جس میں کہ دہریے اتنے عقول اور قیوں کے نمائندے جمع ہوں اور وہی ایسے
 وقت میں جب کہ مختلف قوتوں میں اس قدر کشمکش ہے۔ اس خیال سے شرکاء
 نے اپنی بھاری ذمہ داری کو شروع سے ہی محسوس کر لیا تھا۔
 جلسے کا مقام :-

پست غور و فکر کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ یہ جلسہ نامبرہ میں فراہم ہو۔ یہیں
 جاپان اور ہندوستان میں ملک سیاست کے خرافات جیسے کہ جہاد جتن کے مفکد کے
 کسی شہر میں ہو۔ لیکن حالات پر غور و فکر کرتے ہی بانگ کوکاب کے نزدیک کوکاب
 میں اس عالمگیر جلسے کا انتظام کرنا ضروریا۔ لیکن برطانوی اور ہندوستان کے
 چین کے خوبصورت شہر منگ چانگ کوٹن مہیا گیا۔ لیکن اس اثنا میں چین اور
 جاپان میں جنگ شروع ہو گئی اور بہت سے دوسرے سمجھوتہ کے کارکن متاثر
 کرتے ہوئے۔ لیکن ساتھ ہی ایسے نازک وقت میں کلیسیا کے سامنے ایسے
 مشکل سوال پیش آئے کہ ضرور معلوم ہوتا تھا کہ ابھی مشورہ کیا جائے
 اور متحدہ ہندوستان کی حاجت حاصل کی جائے۔ اس لئے جب مسئلہ پیش

انتخاب میر کیلپی نے اپنے نمبر ایک والے اجلاس میں منعقد رائے سے فیصلہ کیا
 کہ ہندوستان کی کیشنل کونسل کی دعوت منظور کی جائے اور جلسہ
 اور اس کے نزدیک نامبرہ میں جمع ہو۔ اور بے سلفہ یہ کہا جاسکتا ہے
 کہ ایسے مقصد کے لئے یہ جگہ دنیا بھر میں بے نظیر ہے۔ اور اس کی خوبصورتی
 تمام اور شانیت کی وجہ سے ہی جلسہ اس قدر کامیاب رہا۔
 مرکزی مشغول :-

مشرع ہی سے عہدہ کر لیا گیا تھا کہ اس جلسے میں غور و بحث کے لئے
 مرکزی مشغول یہ ہو کہ کلیسیاؤں کی زندگی کی کیسے نشیہ نما کی جائے تاکہ
 وہ عالمگیر کونسل کی مسیحی برادری میں اپنا حصہ پورے طور پر ادا کر سکیں۔ کونسل
 کی انتظام میر کیلپی کا ایک اجلاس ۱۹۳۷ء میں انگلستان کے شہر سلسبرو
 میں ہوا تھا۔ اس اجلاس کے سب شرکاء متفق رائے تھے کہ اصولاً اور ضابطہ
 دونوں نقطہ نگاہ سے واجب ہے کہ اس جلسے کی وجہ دینی مسیحی برادری کلیسیا
 پر ہی مبنی ہو رکھی جائے جس ملحقوں میں اس فیصلے کو پسند کیا گیا۔ بعض
 ملحقوں میں اور اس لئے کہ وہ ان کی کلیسیا بہت چھوٹی ہے اور کامیاب اور
 تر مشرقی مساحبان کے لئے ہے۔ تاہم یہ سہمہ اور بعض مایوں کو غرضہ تھا
 کہ مسیحی برادری کے مراد کو کلیسیائی ان کے ملک ہی محدود نہ سمجھی
 جائے۔ لیکن ان مہم جو برطانویاں لیا گیا کہ ساری مسیحی تحریک کی برتری کے
 لئے لازمی ہے کہ کونسل اس کی زندگی پر غور کیا جائے کہ کسی حیثیت کیسے نہیں
 ضرورت ہے کہ کونسل کس قسم کی گواہی دیتی ہے۔ اس کا اپنے نواح سے کوہستان
 ہونا چاہیے اور اس کے اپنے درمیان کس قدر اتحاد اور شرکت کی ضرورت

گزشتہ دو سال میں جو میں دو اور عالمگیر کانفرنسیں ہوئی تھیں، جن کا مقصد ان ہی کلیسیاؤں کی تھا لیکن ان کی نگاہ زیادہ تر جاتی کلیسیاؤں پر تھی اور اگرچہ ان مجلسوں میں تاہم ہر کے مقابلے میں دنیا کے کم حصوں سے اچھی آشنائی ہوئے تھے لیکن کلیسیا کی نمایندگی اور وہاباوت کے لحاظ سے وہ زیادہ بڑے تھے۔ ان مجلسوں نے بھی یہ محسوس کر لیا تھا کہ مسیحی دعوے کی سچائی کا انحصار بضعفی غیر اساسی جانتا ہے۔ کہ اس کی گواہی کسی سچے اور اس جتنا کہ خیر اور تقویٰ نہ تھیں وہ کہاں تک اچھی پہچان کر سکتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہے۔

تاہم ہم کا اندیشہ یہی ہے کہ ہم نے اپنی ان خصوصیات کلیسیا پر زور دینے کو کلیسیا کی عفت (Ecclesiasticalism) کے مترادف سمجھا۔ جسے کو یا دولا کہ کلیسیا کا مقصد نہ نہ کی خدا کی بادشاہی قائم کرنا ہے۔ لیکن کلیسیا کو کی شریک یہ حالت کو تیار تھا کہ کسی مذہب محض چند نام نہانوں کا مجموعہ ہے۔ نہ کسی تحریک محض مغربی ملکوں کی کوشش ہے۔ بلکہ سب تو دل سے مشتق تھے کہ ساری سبکی رسالت کا دار و مدار عالمگیر سبکی کلیسیا کے ایمان - زندگی اور گواہی پر ہے۔

جلسے کا طرز عمل -
جلسہ تاہم میں شامل ہونے والوں کی رہنمائی اور تیاری کے لئے بہت مصداقہ چھپو کر ان کو تیار کیا گیا تھا اور ایک کتاب میں بہت سے پیر سوالیہ سے تاکہ ہر مضمون کے ضروری پہلوؤں پر ان کی توجہ کو اپنی جگہ اور وہ یی تیاری کے ساتھ جلسے میں شریک ہو سکیں۔
جلسہ کی زیادہ کاروائی مختلف شہروں میں کی گئی اور مقررہ ایسے

اجلاس کو جن میں سب شریک شامل ہوں کم وقت چاہیے۔ ہر ایک شہر کے کا ایک صمد اور ایک عالم تھا۔ اور ایک دن پہلے سب صمد اور عالم جمع ہوئے جہاں انہیں مناسب ہدایات دی گئیں۔

خاص مضمونوں کو جو تیار کرنا مقرر شدہ شہر کے تھے اور علیحدہ علیحدہ مضمون ان کے سپرد کئے۔ ان میں سے آٹھ شہر کے پہلے چار دن تک بین دفعہ ہر روز اپنا اجلاس کرتے رہے اور باقی آٹھ شہر کے دوسرے چار دن کے لئے اسی طرح جمع ہوئے۔ اس طور کا فرض کا ہر شریک دو گھنٹوں میں شامل تھا ہر شہر کے نے کیسی بنا رکھی تھی جو بحث کے ضروری نکات کو خود میں لا کر سادے شہر کے کے سامنے رڈ و بدل اور مشغول کی لئے پیش کرتی تھی۔ اور ہر ایک شہر کے کی رپورٹ بالآخر پھر سے پہلے کے سامنے پیش ہوئی اور ہر ایک نمایندہ کو وقت چینی کا حق تھا لیکن وقت کی کمی اور ضروریوں کی کثرت نے اجازت نہ دی کہ بحث کو بے طور پر ہو سکے۔ شام کو یا تو پھر جلسہ ہوتا تھا جس میں عیدہ شخص اس درس دیتے تھے یا خاص شہر کے جمع ہر خاص مضامین پر تبادلہ خیالات کرتے تھے مثلاً کلیسیائی اتحاد و برائی اور تنی کلیسیائیوں کا باہمی رشتہ۔ شہری یا دیہاتی علاقوں کی خاص ضروریات۔ اتحاد کے دن ہر شہر کے بحث ہمارے سے گریز کیا یا تاکہ صبح عشاء رات کا اختتام ہوتا جو پہلے تو اس کو آزاد کلیسیائیوں (Free Churches) کے طریقے پر عمل میں آئی اور جس میں تاہم سب سب شریک کلیسیائے پاسبان یا وری شہر کا اس نے سبھی حصہ لیا اور دوسرے انوار کلیسیائے انگلستان کا دستور عمل استعمال ہوا۔ لیکن دو نوع تہ ہر شخص کو دعوت تھی کہ عشاء اور باقی میں شامل ہو۔ بعد ازاں صبح کے وقت پھر جلسہ ہوتا۔ پہلے انوار کو دوسرا سب تاہم درس دیتے

رہائی کا اختتام ہوتا جو پہلے تو اس کو آزاد کلیسیائیوں (Free Churches) کے طریقے پر عمل میں آئی اور جس میں تاہم سب سب شریک کلیسیائے پاسبان یا وری شہر کا اس نے سبھی حصہ لیا اور دوسرے انوار کلیسیائے انگلستان کا دستور عمل استعمال ہوا۔ لیکن دو نوع تہ ہر شخص کو دعوت تھی کہ عشاء اور باقی میں شامل ہو۔ بعد ازاں صبح کے وقت پھر جلسہ ہوتا۔ پہلے انوار کو دوسرا سب تاہم درس دیتے

ایک کامیاب و معروف کلیسیا کی آمدورفتی زندگی تھا اور دوسرے کا دنیا کو مسیح کے لئے کیسے جیتنا چاہئے اور سوائے ان کے کسی جبروت کا وہ نہ تھا۔ اور مسیح کے جلسے میں مختلف باکوں کے نمائندوں نے گواہی دی کہ مسیح کی خوشخبری نے ان کے ملک کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔

ہر طرح کے طریقوں سے عبادت کا انتظام ہوتا تھا ایک رات بھر برابر وقتاً بوقتاً رہی۔

جلسے کے قیام کے بعد

تاہم کا جلسہ تمام ہو چکا۔ اور نمائندوں نے اپنے فیصلے اور سفارشات کا پاباؤں کے سامنے پیش کر دیں۔ انہیں عجیب و غریب شرائط پر کارروائی پر طے ہوئی۔ اس سے اس بڑے تعلیم روجانی چھڑے کو پریشان نہیں کر سکتے جو کہ غلو کے فضل سے نمائندوں کو حاصل ہوا تھا۔ تاہم سیدوائق سے کہان کے فیصلے اس قابل نہ کہ کلیسیا کی کیا باتوں سے ظاہر کرے یہ جلسہ اپنی نوع کا لاتالی جلسہ تھا۔

کیونکہ کلیسیا میں ایسا جلسہ نہیں ہوا جس میں اتنی کلیسیاؤں کے باغیر ہر طرح ہوں۔ اس لئے اس کتاب کو پڑھتے ہوئے یاد رکھنا چاہئے کہ اس جلسے کے شرکاء کو یقین تھا کہ جو باتیں انہوں نے کہی ہیں وہ کسی عبادتی کام میں اور جو باتیں انہوں نے پیش کی ہیں وہ ضروری قابل عمل اور پر عمل رہے۔ اور غرض کلیسیا کے سب سے بڑے مسئلے پر زور و فکر کیا گیا۔

اہم مقامات میں کے متعلق تجاویز اور فیصلے تسانی سے طے نہیں ہوتے۔ اس لئے ہمارا متعلق اس سے ہونا چاہئے کہ ایک عجیب و غریب عبادتی تجربہ ہوتا ہو صرف ایک دوسرے کے ساتھ روحانی میل ملاپ سے ہی حاصل ہو سکتا

ہے۔ تمام اصلاحات اور بحث و مباحثے میں اگر ایک دوسرے کے غلط فہمیاں کو سمجھنے کی کوشش نہ ہوتی اور متفقہ رائے سے تجویز کی جاتی کہ ہم دوسروں کو کیا مشورہ کر سکتے ہیں تو ہم بڑے قاصر کی باتیں کر سکتے ہیں۔ لیکن اس شخص کے سے میل جول اور ہم جماعتی کے مختلف پسندیدہ اور کھلم کھلا۔ لیکن اس شخص کے لئے عالمگیر کاغذ پر شہرہ آفاق بحث و فیصلہ ضروری ہو۔ فیصلہ ہوتا ہے اس جلسے میں جمع ہونے والے نمائندوں کا مطلب تھا کہ وہ اس جلسے میں آئے تھے جو طوط پر خدا کی دعا ہے۔ تاہم ہرگز نہیں کی اور نہیں اور اس کی مرضی کو معلوم کریں۔ اور ایک دوسرے سے ہم کلام ہو کر اس سے پوچھنا کی ضرورت نہ رہی کہ وہ کئی کئی بار ایسی باتیں کہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے کوشش کی کہ وہ اپنے تجویز کی بیانات، اتفاق رائے سے شائع کر سکیں۔ انہیں یقین ہے کہ ان بیانات میں بہت سے عجیب و غریب عقیدے ہیں جو کہ کسی کلیسیا کے فائدہ کے لئے ہوتے ہیں۔ لیکن فیصلہ نہیں ہے خود حاصل ہوتے ہیں۔ وہ ان تجاویز اور فیصلوں میں کوئی طوطا نہیں ہو سکتے۔ اور ان فیصلوں میں خود سے ظہیر سے بیان کرنا ممکن نہیں۔

مثالی کے طور پر ایک دوسری خانہ دلی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو کہ نمائندوں کو حاصل ہے۔ ایک نمائندہ نے جو ایک جلسے سے آیا تھا کہا کہ یہاں میں آتا ہوں۔ میں نے اپنے سے زیادہ فیصلہ ہے۔ اسے اگر یہ فیصلہ ہی مضامین میں تعلیم دے دی گئی تھی۔ لیکن اس کی آنکھوں کے سامنے ایک ایسی دنیا کھل گئی۔ جو خدا اور محبت تعلیم اور خوشحالی میں بھیجی ہوئی کلیسیاؤں کے لئے ایک اور تجربہ تھے۔ ان کو مغرب اور مشرق کی آگے بڑھتی ہوئی کلیسیاؤں کے لئے ایک اور تجربہ تھا۔ Leadership اور خانہ دلی کا ایک نمائندہ اور نمائندہ کی بھیجی ہوئی تھی۔ اور اگر اس جلسے سے صرف اتنا ہی فائدہ ہوتا

تو کسی یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ اتنے وقت، دوسرے اور محنت کا خرچہ جائز تھا۔
 اس جیسے نے ابھی ممکن بنا دیا کہ اس موقع پرست سے چھوٹے چھوٹے
 ہیں انھوں نے جیسے ہوں۔ اور گنگان کا طویلہ علیحدہ انتظام کیا جاتا تو بے شمار
 روپیہ خرچ ہوتا۔ ایسے چند طیسوں کی طرف اشارہ اس کتاب کے پڑھنے
 والوں کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ افریقہ کے ہر مشرق، مغرب، شمال اور جنوب
 سے غلاموں کے نامہ میں موجود تھے۔ اور افریقہ میں کسی اتنے جانے میں تھے
 اطراف سے غلاموں سے جمع نہیں ہوئے اور وہ نامہ میں طویلہ جمع ہو کر
 افریقہ کے مسزیل پر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ یہ بات عجیب، قریب و معلوم
 ہوتی ہے کہ افریقہ کے مسائل کے متعلق چھیٹھویں صدی کے لئے انھیں
 ہندوستان آنا پڑے اور ساتھ ہی اس طویلہ پر انھیں افریقہ کے مسائل
 کا بھی احساس ہو گیا ہے بلکہ انھوں نے یہ بھی جان لیا کہ عالمگیر سچی برادری
 میں افریقہ کی کلیسیا کی کیا جگہ ہے۔ اسی طور پر افریقہ کے مالک کے
 غلاموں سے بھی آپس میں ملے۔ اور اکثر لوگوں نے لاطینی امریکہ کو اپنی آنکھوں
 سے دیکھ لیا۔ اور شب و روز یہ محالہ ان کے لئے محض نام تھے۔ اسلامی
 محالہ میں مسیح کا پیر ہونے میں بھی چھو کر اپنے کام کی مشکلات پر ایک دوسرے
 پر کیا دھڑکنا، دھڑکا، ایران، مغرب اور سب سے بڑے اسلامی
 ہندوستان میں کام کرنے والوں نے باہمی تبادلہ خیالات کیا۔ اسی طرح
 لکھنؤ کے ساحل والے مالک کے چٹیل میں بیٹھتے اور گفتگو کرتے۔ ان
 چھوٹے جلسوں کا دائرہ اثر مرکزی جیسے سے کسی طرح کم نہیں ہے۔
 نئی کلیسیا کی زندگی کی مادی حقیقت کے چند منظر دکھانا کرتے کے
 لئے دو نمائشوں کا انتظام تھا۔ ایک نمائش میں مسیحی کتابیں اور علم ادب

جمع کیا گئے تھے اور دوسری میں کئی فنی اور طرزِ عبارت کے نمونے دکھائے
 گئے تھے۔ بین نمائشوں نے ظاہر کر دیا کہ کلیسیاؤں نے ان شعبوں میں کیا
 کام کیا ہے اور کہاں تک وہ اپنی اپنی قومی روایات کو مسیحی جامہ پہنانے
 میں کامیاب ہوئی ہیں۔

یہ کانفرنس دنیا کی تیسری میں ایک نازک مرحلے پر منعقد ہوئی اس لئے
 اس کا استدلال اور سوچ بجا نہایت سنجیدگی سے ہوا۔ جس میں فرانسیسی
 خدائی اور جنوبی امریکہ کے رہنے والے سب اپنی قومیت پر غالب آکر آپس
 پر وار کرتے اور ایک ایسی برادری میں شامل ہونے جو قومیت کی قید سے
 آزاد تھی۔ انھوں نے اپنے ملکی مسائل پر اس اعلیٰ تہ کے نظر ثانی وقت
 بنائے تھے کہ انھوں نے ایک دوسرے سے کیا سیکھا۔ لیکن یہ ناممکن ہے
 کہ ایسے تجربے کے بعد ان کے دل میں گہری تبدیلی نہ ہوتی ہو۔

خدا کے الٰہی انتظام کے مطابق ساری مسیحی کلیسیا ایک جہان اور ایک
 قالب بنتی جاتی ہے۔ ایک گت کی آخری منزل تک پہنچانے کے لئے خدا
 انہیں مختلف مشنری کونسل اور نامہ مرم کا نفرنس دونوں کو استعمال کرتا ہے۔ جن میں کلیسیا
 کی موجودہ حالت سے واقفیت ہے۔ انہیں احساس ہے کہ ہماری کمزوریوں
 اور غور کے باوجود وہ مرنے والے عیال طور پر کام کر رہا ہے۔ اور یہ محسوس خدا
 کے تحت وہ اپنے حوالے کر رہوں کی زنجیر میں ایک کڑی ہے اور گواہ ہے کہ
 خدا کلیسیا کی بنیادی کردار ہے کہ وہ ایک ہو جائے۔ ان ایسے ہی ایک
 جیسے باپ اور بیٹا ایک ہیں۔

باب اول

وہ ایمان کیا ہے جس پر کلیسیا کی زندگی کا انحصار ہے

(پہلے نمبر کی رپورٹ)

۱۔ دنیا کو کیا ضرورت ہے؟

اس زمانے میں مسیحی کلیسیا کو ایسی دنیا کو زندگی بخشنا اور اس میں رہنا ہے جس کی بنیاد پر تک بل چکی ہو، جس پر اللہ کی ہمدی ہے یا اُنے والی حقیقت کی، اور اس پر پھیل رہی ہو۔ انسان کی حیوانیت اپنے ظہور و حسیات پر ان کے ناقابلِ عقیدہ کرشمے دکھاتا ہے۔ اور ہر طرف اجتری پھیل رہی ہے۔ بہت سے شخص اپنا پرانا ایمان کھو بیٹھے ہیں اور بعض شخص نئے قسم کے بتوں پر چڑھنے ایمان کا نام لار کر رہے ہیں بعض قریب اور جاہلیوں میں ہیں جنہوں نے قوم اور جماعت کو اپنی اپنا خدا بنا رکھا ہے اور وہ عقیدت پرے سے ملے سکی پرستش کرتے ہیں اس لیے دُنیا کی سب سے خبیثی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کا نتیجہ جنگ اور انسان کا ایک دوسرے کو ستانا اور ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے۔

۲۔ انجیل شریف کا لب لباب

کلیسیا کا وجود اس دنیا میں ہے اس دنیا کو بچانا اس کا کام ہے۔ اور اس پر فرض عائد ہوا ہے کہ وہ خدا کے دئے ہوئے پیغام کی کمال پوائی

اور اس کی پوری طاقت کو سمجھنے اور اس دنیا کو اس پیغام کا اعلان کر دے۔

انسان کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ اس کا ایمان زندہ اور سچا ہو۔ اس لئے سب سے پہلے ہم نے دنیا کو بتا دیا ہے کہ کلیسیا کا ایمان کیا ہے؟ + + + انسان بھی زندہ رہ سکتا ہے اگر اس کو اس خدا پر ایمان ہو جو خداوند یسوع مسیح کو باپ تھا۔ سب چیزوں میں سے جیسے کہ اور سب چیزوں میں اور سب چیزوں کے ذریعے اس کی پاک مرضی پوری ہوتی ہے۔ ہم کو پیدا کرنے میں ہی متصدا رب العالمین کے پیش نظر تھا۔ دنیا اس کی ہے اور وہی اس کا بنانے والا ہے۔

انسان خدا کا بچہ ہے وہ خدا کی شکل میں پیدا ہوا۔ اور خدا اُسے معرضِ موتی میں لگا ہے تاکہ وہ خدا کی شریکت میں پرورش پائے اور دنیا میں خدا کے خاندان کا رکن ہو کر اپنے بھائیوں کے ساتھ محبت کی زندگی گزارے۔ لیکن اپنی قدرت میں خدا نے اُسے آزادی دے رکھی ہے۔ یہ بھیہد ہے جو ہماری سمجھ سے باہر ہے انسان اکثر غلط راستے کو چن لینا ہے اور اپنے ہی مطالب کو ڈھونڈتا ہے۔ وہ اپنے باپ کی مرضی کو خاطر میں نہیں لاتا۔ وہ من مانے طرزِ عمل کو اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اور یہی اس کی زندگی کی بربادی اور اس کی سب سے بڑی خرابی ہے۔ خدا نے جب ہم کو وہ اپنی نجات ایسی جگہوں میں ڈھونڈتا ہے جہاں وہ ناپاک ہے وہ نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے آپ کو بچا لے گئے بالکل ناقابلِ ہے۔ اس لئے اُسے دلی توبہ کی معافی اور نئے جنم کی ضرورت ہے لیکن اُسے کون

بچائے؟ + + + یہ کتاب دے گئے ہیں وہی اصل حق کے جتنے طرف گئے ہیں کہیں اور گئے ہیں ان کا حقیقی مقصد فقر و غنا نہیں ہوتا۔

بچائے، انسان کو خدا ہی ہمارے خداوند یسوع مسیح کے لئے بے بچاؤ ہے۔
 انسان نے جان کو اپنے سپرد کیا۔۔۔ کہ جو اس پر ایمان لائے پاک رہو، بلکہ ہمیشہ
 کی زندگی کے لئے ایسی انجیل کا لب لباب ہے اور اسی انجیل کی ہم نوازی
 کئے گئے۔

خدا نے اپنی بے بہا محبت سے خود حضرت انسان کی نجات کا انتظام
 کیا۔ خدا خود ناصوت کے یسوع میں ہمارے درمیان آیا۔ کلام جنتی یسوع
 ہی کہ اس نے گناہ اور موت پر غلبہ پایا۔ خداوند یسوع مسیح اپنی تعلیم اور بچہ
 محبت کی زندگی سے انسانوں کو یاد دلائے ہیں کہ خدا اس سے کس قسم کی زندگی
 بسر کرنے کی توقع کر سکتا ہے۔ اس کو شرم دلائے ہیں کہ کبھی خدا اس نے خدا
 کی مرضی سے زندگی کی ہے۔ خداوند یسوع ہمارے لئے آئے اور اس کی پوری
 فرمانبرداری کرنے سے وہ پھر خدا کے خدا پر مبرور و مددگار بنا سکتا ہے۔

خداوند مسیح نے اوقیت مسہر کر اور اپنی صلیب موت سے انسانوں پر ہمیں
 گواہ ہے کہ گناہ کتنی مکرورہ چیز ہے تاکہ ہم خدا انسان کو صاف کرنا ہے۔
 خداوند مسیح کا یہی اگلا ناصوت اور بدلتی ہوئی پاکیزگی اور نجات کی فرج ہے۔
 مسیح کی محبت سے جی اٹھی ہوئی زندگی صحتی کے خدے ہمارے ہمارے ہوش کی
 زندگی کا بدبخت بن سکتا ہے لیکن وہی ہے کہ وہ اپنی مرضی کو خداوند کے
 تابع کرے اور روزانہ صلیب کے خدوں پر وہ اپنی طاقت کو خوار کرے
 اس خد و معافی کی خوشی اور مضبوطی میں ہم ہر قسم کی بڑائی پر گھبراہٹ یا شکستہ
 ہے۔

خدا کی بادشاہی کا ہم کو خداوند مسیح کا مرکز ہے۔ خداوند کے لئے
 اپنے شکر و نوازی کو تاکہ کہہ سکیں کہ خدا کی بادشاہی اور اس کی راستبازی

کو ٹھہرنا۔ خدا چاہتا ہے کہ انسان کو گناہ و شتم کرنے والی محبت سے
 اور الٹی زندگی سے بچا دے تاکہ کہ خدا کا راستہ ہم کو سکھائے۔ انسان
 دنیا میں رہتا ہے، تنہائی اور انصاف نہیں ہے۔ اس کی بادشاہی کو دنیا میں
 سے باہر دیکھ کر ہے۔ وہ اس دن کو اپنے طور پر قائم ہو جائے گی۔ جب اس کی محبت
 کی سلطنت کا پورا دور شروع ہو گا۔ اور جب نیا ہمسایہ اور نئی زمین نکلا
 ہو جائے گی اور موت اور گناہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔

خدا نے نہ صرف خداوند مسیح ہم کو بخشا بلکہ کلیسیا کے خدے اپنی پاک روح
 بھی ہم کو عطا کی۔ خداوند مسیح کی یہی کلیسیا ان شخصوں کو یاد دہی ہے جنہیں
 خدا نے اندھیرے سے نکال کر اپنی مانائی روشنی میں آگوا کر لیا ہے۔ کلیسیا کو
 پاک نصوح کی طاقت اور ہمتانی دی گئی ہے تاکہ وہ دنیا میں خدا کی نجات کے
 کام کو اپنی نگاہ سے نہ ہٹائے۔ وہ کوشش کرے کہ اپنی جگہ پر خداوند مسیح
 کے ہمیں ترقی دیتی رہے۔ ان کو خداوند کی نجات دینے والی محبت
 کی یاد دہانی کو اپنی رہے۔ لیکن ملائی رہے کہ خداوند میں ان کو خدا کی معافی
 مل سکتی ہے اور ان کو سکھائی رہے کہ محبت کا راستہ یہی ہے کہ وہ خداوند
 مسیح پر اپنے بچاؤ کی خدمت کریں۔

یہی کلیسیا اپنے مالک خداوند کی محبت سے بہرہ ور ہو کر اس کے
 فضل کی خوشخبری ان کے پاس سے جاتی ہے جو اس نعمت سے بے بہرہ ہیں
 وہ خداوند کی اس دنیا میں جہاد اور شفا دینے والی خدمت کی ہیروئی کرتی
 ہے۔ وہ انسان کی کلیسیا کی زندگی کی خرابیوں اور بچاؤ کی خبریں سن کر
 وہ ان کی زنجیروں اور کلاںوں کو اپنی دماغ میں یاد کرتی ہے۔ کلیسیا کو
 ہی یہ پیغمبر و استحقاق ملا ہے کہ مسیح کے کھولنے میں ہم شریک ہوں۔

ہمیں اعتراف ہے کہ ہماری
 کمزوریاں ہیں مگر وہ اس کے صبح کی
 نسان کی تھاب کی امید کا شخص
 ذریعہ کرتا ہے۔ کلیسیا کی پرورش
 کو پہنچتی ہے۔ وہ وہی ہے کہ ہر
 پوری ہوتی ہے۔

مگر کلیسیا میں ایمان کی پوری
 کو پھر حاصل کرنا پابندی ہے وہ
 گناہ کا معاملہ ہے نئی زندگی کی
 سے تمام سچیوں سے سدا
 نہ کوں کیونکہ صدیوں سے
 وں ہے جس حاکم وہ گئے
 کہ وہ میں زندگی ہے یحییٰ
 کلیسیا کو بچاؤ۔

یہی اہم ہے جس کی
 کی چاہتی ہے۔ (+ + +)
 اس نمانے میں جب نہ وہی نہ تھا کہ
 بہت کرنی چاہتے اور دنیا کی
 کہ انسانوں کے اپنے روستہ کو
 وہ گمراہوں کے اور سے ہوں
 (+ + +)

خداوند نے دنیا میں گئے کہ
 کھول دیں یہیں غریب جنگ۔ نسل لغت پانچا
 علامت ہے انصافی نے اس رشتے کے
 پھر فرض شدہ ہوئے کہ ہماری خدایوں کی
 اسب سے بڑھ کر جس کا فرض ہے کہ وہ خدا کی
 منادی کرے تاکہ سنان اس روشن کو
 خدا کی خدمت کے لئے۔ جتنے ہمارے
 جس میں سب سے بڑھ کر کلیسیا پر
 پیغام کا اس دنیا میں تجھے فوہ
 شہادتوں سے جن کو نسا
 کر کے ہیں کہ وہ کلیسیا
 شہادت انسانیت کے درمیان
 لگائے میں نکات و مشق
 کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ
 خولی سے سرخجام ہوتے
 میں کلیسیا میں زیادہ
 دے سنی جیسا
 پھر دے شہد کر
 وہاں مائیں ی اور
 کی طرف دیکھو اس
 پر وہ ہیں کہ وہ

نہ کی خدمت کے لئے۔ جتنے ہمارے
 جس میں سب سے بڑھ کر کلیسیا پر
 پیغام کا اس دنیا میں تجھے فوہ
 شہادتوں سے جن کو نسا
 کر کے ہیں کہ وہ کلیسیا
 شہادت انسانیت کے درمیان
 لگائے میں نکات و مشق
 کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ
 خولی سے سرخجام ہوتے
 میں کلیسیا میں زیادہ
 دے سنی جیسا
 پھر دے شہد کر
 وہاں مائیں ی اور
 کی طرف دیکھو اس
 پر وہ ہیں کہ وہ

انسان اُس کی طرف پہنچ جائیگا۔

یہ نعمانہ خوش امید کی کامیابی بلکہ توبہ کا وقت ہے۔ جس لئے ہم پر فرض ہے کہ خدا کی طاقت و محبت و رحمانی ہر ہمارے مجھ سے میں کی نہ آئے۔ بلکہ ہم اپنے منہج کے نام سے نصیبِ خیریت کرتے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ انسان کی موجودہ دشواریوں کا کیا نتیجہ ہوگا۔ لیکن ہم یقیناً یہ ضرور مانتے ہیں کہ خداوند سبح کی موت و جی اٹھنے سے خداوند نے ہم پر غما کر دیا ہے کہ آخری قیصر مہم کے ماحصل میں ہے۔ خداوند کی بادشاہی میں ہر شے ہی ہے۔ اور جو شخص خداوند مسیح کے ایمان اور برہنہ میں اُس کے جسد واپس وہ یہ بھی نہیں اُس بادشاہی کی نصیبانی اُس کی موجودہ حضور کی درمیں کی غیر فانیہ میں جس کو شریک کرتا ہے ہم خدا کا ہزار ہزار شکر کریں کہ اُس نے ہمیں اپنے بیٹے میں ایک بے برا عصیہ دیا ہے۔

باب دوم

دوسرے زمرہ کا بیان

کلیسیا اُس کی مابین اور اُس کے فرض

ہمارے شفقہ خیل میں مذکورہ ذیل بیان کلیسیا کی سچی تصویر ہے۔
 ”کلیسیا خداوند مسیح کی بدن ہے۔ وہ آسمان اور زمین دونوں کے تمام وجود اور غرضوں کی مدارک و طاقت اور اُس کے غائبین کی پاک شرکت ہے۔ وہ کائنات و اُس کے طریقہ جات میں ہر خدا کے پاک مقصد کو ہم پر کر رہی ہے، اور وہ پاک روح جس کو خدا نے اُس کے فضل و کرم سے دیا ہے۔ پاک روح جس کی زندگی کی حفاظت اور اُس کے تمام شعبوں کی لگاؤ و تقدیس کرنے والی ہے۔ اُس میں جس تک کہ اُس کی مابین و اُس کے فرض منصبی کے عملی اور گہری دینے والے اُس کے ہر زیادہ زور دینا چاہتے ہیں۔

پنی دنیاوی زندگی میں خداوند کا اُس کا اُس کے ہر گہری شخصیت میں خدا کا پیغام سناتے رہے۔ وہ اُن کے ہر شکیوکست کے خدا کی روح نے غرض کی۔ اب بھی وہ ایک ملک سے دوسرے ملک اور ایک شخص سے دوسرے شخص کے پاس خدا کا کام سے کر

جاتی ہے تاکہ تمام چیزیں خود وند مسیح کے ہاتھ میں رہیں۔

کلام ایسے ہیچ کی مانند ہے جو ذاتی زمین میں بویا جائے وہ خدایہ اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ بعض وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ باطن چھوٹ نہیں رہا اور بعض وقت وہ سوگنا پھل لاتا ہے۔ جہاں کچھ پھل لاتا ہے تو وہ انسان کو دنیا داری سے بچا کرتا ہے۔ کچھ پھل لاتا ہے جسے عہد نامے میں یہ بردری کلیسیا کہتا ہے۔ اور جیسے کہ اس کے نام سے ظاہر ہے وہ ان شخصوں کا نام ہے جو کہ خد کے بلاتے ہوئے اور اس کی مرض کے نافع خدا کا بادشاہی کے تہری ہیں۔ یہی کلیسیا ہے۔

ایک طرف تو کلیسیا کی بنیاد دیوتا اور دیوتوں پر ہے۔ اس پر وہی وہ سالجے تفریق کا ل اور وقت ہے۔ وہ نہ روح القدس کے قیام پر ہو کہ سیکسٹی ہے اور نہ کچھ پانی اور پانی زندگی سکھاتی ہے اور اس حیثیت میں وہ ہم سے ان کا مرکز ہے۔ دوسری طرف وہ خدا کی جتنی کا جس کرنے کی وقت کو مشعل ہے۔ اور اس حیثیت میں وہ غیر مکمل گناہگار ہے۔ وہ انسانی شخصیت کے مجموعہ میں دیوتا اور خدایوں سے بھری ہے۔ راپنی وجہاں ہی خدا انفاقی سے وہ خدا کی بادشاہی کے نام ہے۔ کے راستے میں رکاوٹ و مرض دفعہ سے بھری رکاوٹ بن جاتی ہے۔ اور سب لوگوں کے دل میں خدا کی سلطنت کو قائم دینے میں لاریج ہو جاتی ہے۔

کلیسیا کا دنیا میں اور اس لئے جتنی محنت پر عمل کرتے ہیں ان کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ اور اس خدائی سے کوئی سبھی جرم

بھی مستی نہیں۔ لیکن خداوند مسیح کو پناہ حاصل کئے میں خرم نہیں کرتا۔ اس لئے ہم پر دو گونہ فرض ہے۔ اول یہ ہے کہ ہم کلیسیا کے دنیا میں کو چھوڑ کرنے کی کوشش کریں اور دوئم ہر طرح سے ظان کو مشعل کرنے میں کہ وہ زندہ گواہ بن جائے۔

فیبہ میں بعض دفعہ تفریق سے لئے پیدا ہوئے کہ سبھی بعض میں ہیں مہیول کئے اور بعض دوسرے سبھیوں سے نہ فرض بھلا کہ ان مہیولی ہوئی مہیائیوں کی یاد دہانی رہیں۔ اور اس طور سے فرض پھل ہو گئے۔ کئی بار ان فرض سے کلیسیا کی زندگی نہ وہ دو تہہ بن گئی نہ ہم اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ ان کی کمزوری اور گناہ کی وجہ سے خدایہ پیدا ہوئے۔ اور جہاں تک وہ انسان کی جہت کی پسند خدمت اور غور کا تہہ ہیں اس تفریقوں کے باری رہتے سے کلیسیا کو محنت ضعف اور غلط ہے اور کلیسیا کے ہر حرکت کا فرض ہے کہ تمام تفریقوں سے بالا کر ہر طرح سے مسیح بڑی بننے کی کوشش کرے۔ جتنی سخت وہ تو جہت کی قربانی کرتے اور نہ خدائی کو خدایہ کرنے سے قائم ہو سکتا ہے۔ لیکن اتحاد کی خودی ضرورت کو محسوس کرنے ہوئے ہم اپنے جتنی خداوند مسیح کی دعا کے ساتھ ہم کار ہوں (مقدس یوحنا ۱۶: ۲۱) کہ خدا اپنی کلیسیا کی رہنمائی کرے تاکہ تمام ایمانداروں کا اندرونی اتحاد ہر طور پر بھی آشکار ہو سکے۔

جب تک کلیسیا ہر دم توہ کرتی ہوئی خدا کی شہادت میں مذہب قائم نہ ہوتی رہے وہ خدا کی بادشاہی کی معمار اس کے نمونہ اس کے آئے کا پیش جہہ نہیں ہو سکتی۔ انہی مقاصد کے لئے کلام اور پاک

رسوم و سلاطین، اُسے شہر میں۔ کلیسیا ہی انسانوں کی زندگیوں کے
سے خدا کی تازہ دم کرنے والی اور نجات دہنے والی طاقت کا چشمہ
ہے ہم نے تو عملی طور پر مسیح کے بدن کلیسیا کی یکجہتی کا ایک نقشہ
دیکھ لیا ہے۔ کیونکہ یہاں تمام میں ہم نے تجزیے سے دیکھا ہے
کہ ہم اپنی نسل، اپنی تہذیب اور اپنی قومیت سے بالاتر ہو کر ایک
برادری میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اس طور پر پتہ چل گیا کہ جو
زہر و کڑواہن ہم میں جو اُسے باہر لگال چھینک سکتے ہیں اور کلیسیا
کی عبادت۔ پاک رسومات۔ گواہی و کام میں چھپنے چھپ جانے والوں
کے ساتھ مل کر ہو کر ایک مسیحی جماعت کا احساس پیدا ہو سکتے ہیں۔
ہم سب یہاں خداوند مسیح کے چھٹے کے لئے جمع ہو کر صلیب کے
سپاہی اور پاک کئے ہوئے موجودہ زمانے کی لاندہی اور کافریوں کے

خلافت
دیا۔

کلیسیا کی اہمیت۔

ہم سب کے مشرق و مغرب دونوں بہت شخصوں کے
توجہ سے ہیں کہ مسیحی زندگی با شہادت جیل کے لئے کلیسیا کی
موجودگی ضروری نہیں۔ ہر ملک میں ایسے شخص ہیں جو خداوند مسیح کو اپنا
لک جوامتے۔ لیکن کلیسیا کی تنظیم میں شریک ہونے سے انکساری
لے لیتے ہیں لیکن کلیسیا کے شریک کی ذمہ داری اُن
کی طاقت کرتے ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ممکن ہے کہ بعض
میں سے کے ساتھ ہی کلیسیا میں شامل ہونا تو مناسب
نہیں۔ لیکن ہم مسیحیوں سے بخود درخواست کرتے ہیں کہ اگر

وہ کلیسیا سے بے تعلق ہوں یا بہت تھوڑا تعلق رکھتے ہوں تو ہماری
مفصلہ ذیل تصدیقوں پر رضامند ہیں۔

(۱) اگرچہ کلیسیا ماضی اور ساری کئی شعبوں میں اپنے الٰہی فرائض
سے کو نادرہ رہی ہے تاہم وہ یہی ایسی واحد جماعت ہے جو ہر جگہ
جس کو خداوند مسیح نے اپنا وعدہ دیا ہے اور جس کے ذریعے وہ اپنی
نور انسان کے لئے اپنے ادارے کو چلا کر گیا۔

(۲) کلیسیا کی بڑی محض اندیکھی غیر مٹی شے نہیں وہ صرف ایک
تصحب معین ہی نہیں بلکہ تنفیذ و مادی ہے اور گوارہ دہن میں جس
کی جتنی عیاں رہی ہے۔ اس لئے خداوند مسیح کے تمام شاگردوں کا فرض
ہے کہ وہ کسی خاص مسیحی کلیسیا میں شامل ہو جائیں کیونکہ یہ خاص
جماعتیں اپنے اپنے طور پر خداوند مسیح کی عالمگیر کلیسیا۔ خداوند مسیح
کے ہر وقت کی عالمگیر مجلس کا ایک گونہ ظہور ہیں۔

(۳) اگر ہم کسی خاص کلیسیا میں شامل ہو جائیں تو ہمیں کسی قدر
ندامت اور دکھ و غم و افسوس کا تجربہ ہوگا۔ لیکن یہ افسوس طاعت اور فرائض
کا حصہ ہیں جن کی خداوند مسیح ہم سے توقع رکھتے ہیں۔

(۴) اگر ہم کو یہ پورا احساس ہو جائے کہ کلیسیا کی موجودہ حالت
اور اس کے صلیبوں میں کس قدر فرق ہے تو ہم کلیسیا کے اندر
رہتے ہوئے ہی سرگرمی سے کوشش کریں گے کہ اس کی اصلاح ہو اور اس
میں نیا وہ زندگی آئے۔

صرف کلیسیا ہی ذمہ داری اٹھا سکتی ہے کہ انجیل کی خوشخبری
ایک نسل سے دوسری نسل کو پہنچ جائے۔ اور اس کی پائیداری قائم

ہے اور اس کی سب وحدت کو متادی ہوتی ہے۔ صرف کلیسیا ہی گواہی دے سکتی ہے کہ اس دن مسیح میں خدا سے متعلق رکھتا ہے۔ وہ صرف کلیسیا کے ذریعہ ہی خدا اپنے بچوں کو سکھائے گا اور کلام میں پیش کیے بسا عظیم دیتا ہے۔

کلیسیا میں عورتوں کا درجہ۔
 حریت ہی ضروری ہے کہ کلیسیا کی زندگی و کام کے ہر شعبے میں عورتوں کو اپنی خود دفاہلیوں کا پیدا استعمال کرنے کا موقع ملے۔ مسیحیت کے مختلف فرقوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بننے والے طور پر خود فیصلہ کریں کہ کس طرح وہ اس اصول کو عملی جامہ پہنچانے کا طریقہ سمجھیں۔ ہم بڑے توجہ سے درجہ سے درجہ سے کہتے ہیں کہ جسے دل سے سنا رہتے نکالیں جس سے عورتیں بھی کلیسیا کی عالمگیر رسالت میں پورا حصہ لے سکیں۔ وہ اس کے پیغام کی ترجمانی میں اپنا فرض ادا کر سکیں۔

کلیسیا کا لازمی فرض۔
 منی رسول کے ۱۰ باب کی ۲۰۰۱۵ آیتوں میں کلیسیا کے فرض کا ذکر ہے۔ سنا ہے کہ: "تم قوموں کو سکھائی اور ان کو خدا پہنچا دینا۔ اور خدا روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو"۔ سب سے پہلے اس فرض کو ادا کرنے کی ذمہ داری ہر مقامی کلیسیا پر جماعت پر عائد ہوگی۔ مگر وہ ہر جگہ ان کلیسیا میں خدا کی ہدایت ہی کے قائم ہوئے ہیں سخت مستعد ہیں مگر زندہ کلیسیا میں اس کی فاعلی کا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ زبردست آگ میں زندہ کلیسیا اپنی زندگی خدا کے ساتھ عبادت میں سرمدی ہے۔ اس کے کلام کو منشی رہتی ہے۔ اور دعا۔

مناجات و سیکرمنٹوں کا بوجھ مستعمل رہتی ہے۔ عبادت میں کلیسیا کے سرکاری باقاعدہ شمولیت۔ ان کی قربانی کرنے والی محبت۔ ان کا ہر روزانہ نظام۔ ان کی عبادتی عامہ کے لئے مخصوص خدمت۔ کہ یہ خدمت کی رہنمائی اور ہدایت کی روح کلیسیا کے زندہ ہونے کے ثبوت ہیں۔ یہ نہ صرف خداوند اور کفر نے کلیسیا کی زندگی کی بنیاد دی۔ خدا کی ہدایت ہی کی مدد سے کرن اور خداوند مسیح کا بنی ہوئے کلیسیا ہمہ امن و بہن ہے۔ اگرچہ کلیسیا کے پاس کوئی ایسی سیاسی یا اقتصادی حکمت تھی کہ جس پر وہی دنیا کے لئے مسائل کا درگزر ہو۔ مگر وہ مجسٹریٹس کی موجودگی، اس بات پر گواہ ہوتی ہے کہ کلیسیا زندگی میں ایسی سبھی سببوں پر کاربند ہونا چاہی ہے۔ اس کے سبب میں مسیحی اصول کا درپے ہو گیا۔ اس لئے ان کو یہ بیان کرنے کی چند ضرورتیں تھیں۔ لیکن کلیسیا کا کوئی بھی کام ہو۔ مجاہد خدمت۔ سبھی عام ادب کی شاعرت جیمہ۔ مگر کج حال و غم۔ سبھی دنیاوی مقصد کے تحت ہیں وہ راستے کے نشان ہیں جو ہدایت دیتے ہیں کہ خدا و شکر ہونا اور انسانیت جس کے تحت وہ رہیں۔ وہ خدا میں زندہ رہیں۔ وہ سبھی ایمان رکھنے والے ہیں۔

کلیسیا کو اپنی عبادت دہ گاہ ہیں اس یقین سے تقویت ملتی ہے کہ وہ آخر کار خدا کی زندگی ہی میں اپنی سب ملاحی حاصل کر لیں۔

باب سوم تاکمل بشارتی کام تیسرے درجے کے کلیان

دینا چہ
خداوند نے کلیسیا کو حکم دیا ہے کہ مادی دنیا میں انجیل کی مٹا دی کہ وہ
کلیسیا کا دینا ہی کام اس میں مہرہ تک پہنچنے سے بہت دور ہے بشارت
کے تہذیبی طریقہ ہے کہ کلیسیا نے جامع اپنی فصاحت، شائخوں کے وسیعہ دلانے
ساحے شکر کا کی خدمت کے دینے روح القدس کی طاقت سے دیکھنے سے سامنے خداوند
کو اس طور پیش کرے کہ انسان خداوند مسیح کے ذریعے خدا باپ سے کامل
پہرہ و رعبوں و خداوند مسیح کو چنا بجات و ہندہ ستم کرتے ہوئے شمس
کی کلیسیا کی شرکت میں شامل ہو کر اپنے ملک کی خدمت کریں۔
ہو جس طرف چاہے ہنر، سخن، بدلی، بیٹی ہے ہمارا تجربہ بنا کر ہے
کہ اسی طرح خدا کی روح بھی موقع بہ موقع اپنا اثر دنیا کے مختلف علاقوں
پر ظاہر کرتی رہتی ہے۔ اور بہت سے ملکوں میں اس وقت کثیر استعداد لوگ
مسیحی کلیسیا میں شامل ہو رہے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ مشارکت
کے نتیجے میں مسیحیوں کی سرگرمی پر منحصر نہیں بلکہ وہ اسی ہدایت

پر مبنی ہیں۔ خدا کی روح کلیسیا کو چھوڑ کر تھی ہے کہ وہ دنیا کی خوش
پر نہیں بلکہ خدا کی طاقت پر بھروسہ رکھتے ہوئے بشارتی تحریک شروع
کریں تاکہ کلیسیا خدا کے بشارتی حکم کو چرچا کر سکے۔
وہ علاقے جن میں انجیل کی خوشخبری ابھی تک نہیں پہنچی ہے۔
افغانستان، روس، بھوٹان، بھارتی مشرق وسطیٰ، نیپال، تبت، و دیگر
ملک ایسے ہیں جہاں خداوند مسیح کی گوہی دیا منع ہے۔ ترکستان
کے مشرقیوں کو نکال دیا گیا ہے۔ ابی سینیا اور عراق مقدس میں اٹالیوں کے
مقبوضات ہیں پر شہنشاہ مسیحی کلیسیا کا کام بہت محدود کر دیا گیا
ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ جہاں کے ۵۰ فیصدی حصے میں مسیحی
فرا بھی تک نہیں پہنچا۔ اور دھما چھوڑا۔ یہی فرسے باہر ہے۔ انام
میں بہت سے علاقے اور قبیلے ایسے ہیں جن تک پہنچا بھی نہیں پہنچ
جاء وغیرہ میں بعض حصے دیا بلکہ مادی کے لئے شہر میں بہت
کم بشارت ہو رہی ہے۔

ہمارے چھٹے ملک ہندوستان میں بہت سی روئے سبب ہیں
جہاں کوئی مشتری نہیں رہ سکتا۔ اور بعض علاقے ایسے ہیں جہاں
اگرچہ ہیں۔ کہو سے بچاؤ لاکھ تک آبادی ہے لیکن مسیحی گواہی دینے
والے بہت ہی کم ہیں۔ وسطا ہر دس لاکھ کی آبادی میں ۱۰۰۰ پر شہنشاہ
مشتری۔ وراثت بننا مسیحی ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے
کہ ہمدادی بشارتی کوشش کس قدر چھوڑی ہے۔ ہارورڈ صرف
پہلے و ہندوستان کے شہرے اصل باشندے ہی ہیں ان کی حالت
ہمدادی کوششوں کے لئے ایک نئی بنا رہی ہے۔ آٹھ لاکھ لاکھ

اور سکھ آبادی میں فی الحال مسیحی کام بالکل ناکافی ہے۔

ایشیا کے دیگر علاقوں میں بھی مشنری اسے کم ہیں کہ بعض ملکوں میں یہ وسیع علاقے ہیں جن میں بشارت کرنا بالکل ناممکن ہے۔ ایسی حالت میں اگر عرب، عراق، ایران، ترکی، مساتی ملکوں، برما، ویتنام، بھارت، سب وائے ملکوں اور جاپان کے دیہاتی علاقے کی سیے۔ نیز ایشیا کا بعض حصہ دنیا کے ن سب سے بڑے علاقوں میں سے ہے جہاں بھی بھی تک قبضہ نہیں۔

اگرچہ افریقہ میں دس لاکھ آبادی ہیں، ۵۰ پراکشت مشنری میں در کلیسہ کے شرکاء کی تعداد ایتنی کی بہت زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہے تاہم بہت سے علاقے در قبیلے ایسے ہیں جن تک بھی انجیل نہیں پہنچی یہ علاقے در قبیلے خاص کر سہائی شمالی افریقہ، مشنری فرانسیسی علاقے وسم ہافرنڈ، موزمبیق اور ناٹجیریا میں پائے جاتے ہیں۔

نیر حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ بہت سی جماعتیں اور قومیں ایسے ہیں جو پہلے ملک سے دوسرے ملک میں ہجرت کر گئے ہیں اور مسیحی کلیسیا نے ان کے لئے رہنمائی علاقے میں تک پہنچنے کی کوششیں نہیں کی۔ اس ضمن میں خاص کر دنیا بھر میں یہودی جماعتوں کی طرف ہمدردی اشد ہے۔

بشارت کا کام پورے طور پر انجام دینے میں کلیسیا کا کیا فرض ہے سب سے پہلے ہم یہ بات کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ فیصلہ کن دنیا کو بشارت دینے کی ذمہ داری ساری کلیسیا پر ہے اور ساری دنیا کے لئے ہے۔ یہ کام اس قدر وسیع ہے اس قدر ضروری اور اتنا اہم ہے کہ اگر دنیا

کے تمام حصوں کے سب سے بڑے کے قاری استعمال میں نہ ہوں اور اسے ادا ہو سکتا ہے۔ ہم اپنے مسیحی تجربے کی بنا پر دعویٰ سے کہتے ہیں کہ خداوند مسیح کو پناہجات دہندہ ماننے کے ساتھ ہی شخصی بشارت کا فرض بھی ماننا ہو جاتا ہے اور ہر کلیسیا کے ہر شریک کا یہ مقصد ہونا چاہئے کہ وہ اپنے حوصلہ کردہ ایمان پر گواہی دے۔

ہم اس شبہ سے کہ امریکی طرف بھی نوید دلائے جاتے ہیں کہ پچھلے سالوں میں بشارت کے علاقوں میں سب سے زیادہ کامیاب رہی ہے۔ تمام کے اس کا دوسرا مشنری صحابہ کی منادی اور ان کے نظام پر مبنی تھا بلکہ اس کا بوجھ نئی کلیسیاؤں کے شرکاء نے اٹھایا۔ نہ طور پر خود سنبھالا تھا۔ ان کی روحانی قوت زندگی اور تجربہ پر مبنی تھی اور وہ مجبور تھے کہ وہ خوشخبری کو دوسروں تک پہنچائیں۔ ناٹجیریا میں گذشتہ بارہ سال میں کلیسیا کے شرکاء کی تعداد گنی ہو گئی ہے اور تو فیصدی نئے نومیدان افریقہ کے باشندوں کی اپنی گواہی کے ذریعے مسیحی ہوئے۔ سماریا کی ہانگ کلیسیا اور ہندوستان کی ماس مومندٹ مجموعی تحریک اور دیگر علاقوں میں بھی ای اصول کی سچائی کے ثبوت ملے ہیں۔ اس لئے بشارت کی کام کی صحیح تصویر یہی ہے کہ وہ کلیسیا کا اپنا کام ہے۔ اس کی ذمہ داری کلیسیا کے ہی ہاتھوں میں ہونی چاہئے۔ اور مشنری صحابہ صرف اس لئے گئے ہیں کہ وہ اس کام میں حصہ لیں۔ کلیسیا کی مدد کریں۔ رسولی دے کے مصلحتی ہجرت کلیسیا کو بکا رہے کہ اس کے شریک شخصی اور مجموعی حوصلہ رکھ رہے ہوں۔ ان کے لئے نہیں اس لئے کلیسیا کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے سب سے بہترین اور سب سے زیادہ بشارت کا کام کرنے

کی تربیت کرے اور یہاں تنظیم کرے کہ مختلف علاقوں اور لوگوں کو مختلف
 تجربوں کا علم ہوتا ہے نہ کہ وہ ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کر سکیں
 مقامی کلیسیا بشارت کو سچی گوارے اور سچوں کی روزانہ زندگی سے
 شروع کرے۔ تخیل رکھنا ہمارے لیے سچے ایمان کی تعلیم اس طور پر ہے کہ
 وہ آپ کا پناہ خفیہ تجربہ ہو جائے جس سے نسل پر نسل بشارت کا کام
 جاری رہے بہت سکون اس کام کے لئے مفید رہے ہیں۔
 کلیسیا کے شرکاء کو بشارت کے کام میں تربیت دینے کے لئے
 بائبل کی مسلسل عیمہ دینے کا کثیر انتظام ہونے رہنا چاہئے۔ جس کا
 جائے کہ عجمی وشی کام میں بشارت مرکزی مقصد ہو بہت سی کلیسیاں
 میں بشارت کا ہنر مند یا جان ہے جب کہ سب شرکاء سے نہ کی جاتی ہے
 کہ وہ بشارتی ہم میں مشاغل ہوں۔ ضروری ہے کہ اس کام اور کلیسیا
 کی زندگی کے دوسرے شعبوں میں عورتوں کو بوجھ بھرا حصہ دیا جائے۔
 بعض ہیئتوں میں مردوں کو اس خدمت کے لئے زیادہ تیار کیا جاتا
 ہے جس سے سچی جماعت کی ترقی ہو رہی ہو۔ فرطاً ہے۔ پاساؤں۔
 استادوں اور دوسرے سچی کا رندوں کی بڑیوں کو بائبل کے مطالعہ
 کے سبق لینے کا موقع ملنا چاہئے۔ عورتوں کی عورتوں کو سب سے بہترین
 طریقے پر پیغام پہنچا سکی ہیں۔ اگر عورتوں کی تعلیم میں کوتاہی کی جائے
 تو خاندان کا صرف مرد نہ حصہ ہی پوری تعلیم حاصل کر لے گا اور خاندانی
 زندگی بکریں نہ رہے گی۔ سارے خاندان کی بشارت ہونی چاہئے
 ورنہ ہمیں ظانی ہونا چاہیئے۔

عملی کام کرنے کے لئے دعوت۔

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ بشارت کا کام کس حد تک نامکمل
 ہے۔ ہم نے یہ بتا دیا ہے کہ دنیا کے کئی بڑے بڑے علاقے ابھی تک
 انجیل کی خوشخبری میں بہرہ نہیں لے سکے ہیں۔ لیکن کلیسیا کو اور بھی زیادہ بوجھ ہونا
 ہے کیونکہ اس ایسویں صدی میں بعض ایسے دورے بند کئے جا رہے
 ہیں جو ایسویں صدی میں کئی گویا کے لئے کھلے تھے۔ مرنے والے کئی حصوں
 میں سچوں پر تخیل کی کمی ہے۔ نئی نئی سس سے اس معاملہ میں کلیسیا کا ہنر پر
 باوجود حیرت انگیز پیش رفت کے تھیں تاکہ اچھے دنوں کے لئے کی تھیں انہیں رہے۔
 خدا کلیسیا کو آگے بڑھنے کی توجہ دے رہا ہے۔ نوری کی ضرورت
 محرک گونا گوں ملک میں ہوں۔ ماری سے خدا کا ہر کئی ہے کہ کلیسیا
 ترقی کی طاقت کے دن اجماع اور وفادار رہے تو کلیسیا خدا سے
 کن باتوں کی توقع رکھ سکتی ہے۔

اول کلیسیا کو خداوند سبحان ہمارا ہے۔ بے ہنگم کے لئے شہید ہونا چاہیئے
 کیونکہ قریباً تمام ملکوں میں اشراروں کی قبریں پائی جاتی ہیں۔ ان میں مختلف
 سکول دافروں کے وہ مرد و عورتیں شامل ہیں جنہوں نے ہمارے
 دین تاکہ خوشی سے افراد کو کہ خداوند مسیح بن کا مالک و نجات دہندہ
 ہے۔ اس کا پیغمبر میں کلیسیا کو بہت آگے اٹھانا چاہیئے۔ لیکن سنا ہے کہ ہر جگہ پر
 مرد کی گئے۔ وہ کہ شہید بھی ہو چکا ہے۔ لیکن سنا ہے کہ ہر جگہ پر
 روت کے ٹھوسے سنائی زندگیوں و بشارت اور بولوں میں خدا کی طاقت کو
 شوبہ عطا کر رہا ہے۔ نئے ماسے میں بھی ساتھ بشارت کی سہبت
 انسان کو کچھ دیر نہیں میں ملکیت۔ - ۵۱۵ - کی خاطر لکھیں

جان دیتے ہیں۔ کیا کلیسیا بن نہیں کہ اپنے شرکاء کو دعوت دے کہ وہ
 بھی خدا کی بادشاہی کے لئے پھر نئی دوا حزمہ جاری کریں کہ کیا کلیسیا
 اپنے قوجوانوں کو دنیا کے لئے خدا کے مقصد کی نئی دوا نہیں دے
 سکتی، کیا وہ انسانوں کو آلودہ نہیں کر سکتی کہ وہ انجیل کی خاطر بے خوف
 ورے و خطرہ زندگی بسر کریں، پھر یہی ہے کہ وہ اس سلسلے
 پر نہیں کہہ سکتے کہ، چنانچہ وہی راہنما فرض ہے۔ نہ یہی موجودہ حالت
 میں کلیسیا کو ہر طرف سے گھیراؤ کی ہے کہ جسے برے یا تو ہم کلیسیا میں ت
 چرک و رشتہ فاش کرتے ہیں۔ وہ دنیا کی بدلت کے فیصلہ انسان کام میں
 ہو جائیں، روم میں جب تک کہ اس دنیا کی بادشاہت خدا کی بادشاہی
 میں تبدیل نہ ہو جائیں۔ اس مقصد کے لئے ہم کلیسیاؤں سے پوچھو کہ
 اسناد عا کرتے ہیں کہ

۱۵) ہر جگہ کلیسیا میں مسیحہ دعا کریں کہ چند ملک کی روحانی برادری بھی
 پہلے کہ ساری دنیا کی بدلت کے لئے خدا کی دعا کرے اور گواہی کے لئے
 کہ بہت ہو جائیں۔

۱۶) پرانی کلیسیا میں بھی کلیسیاؤں کی ڈاکوئیں اور ان کی مدد کے
 لئے زیادہ تعداد میں مشنری بھیجیں۔

۱۷) اللہ نستان اور دیگر ممالک کی پڑوسی کلیسیا میں ان ممالک کی
 برادری کا ذمہ سمجھیں۔

۱۸) جہاں تک ممکن ہوئے عقول میں دخل ہوتا والی مشنری سہ
 کے علاقوں کی کلیساؤں، مشنوں کے سمجھوتہ کرنے کے یہ ایسا کام شروع
 کریں۔

۱۹) تمام کلیسیاؤں میں دو بار درمیان اور شہر و دیہاتوں کے علاقے میں
 مسیحی حرج و مرج قدیم کی تحریک قائم ہو سکتی ہے جس میں ہر سچی حصہ سے
 (۲۰) ہر علاقے میں تمام کلیسیاؤں میں درمیان بدلت کے کام کے لئے
 مشنری کو شش ماہ نظام کریں، اور اپنے شخصی ہونے والی نالی کو انھیں کر لیں
 نامہ پست کریں اور وہی بدلت کے فیصلے کی بدلت بہترین طور پر پوری
 ہو سکیں۔ اور جہاں کہیں فوری ہم موقعہ ہو وہاں بعد از جلد تک پہنچائی
 جائے۔

۲۱) مشنری کو شش ماہ کے واسطے ساڑھ میں بدلت کو پتہ دیا جائے
 جس سہ سے تمام بدلت ہو۔

۲۲) نئی کتب۔ یا ان میں بدلت کو پتہ دینے کے صحیح ہونا کہ وہ کلیسیا
 کی روحانی بدلت کی پکڑا ہی سے سکیں، اور ان کے ساتھ رفاقت
 برپا کریں۔

چوتھا باب

چوتھے زمرے کلیان

بشارت دینے میں کلیہ یک کیا جگہ ہے؟

(۱)

۱۔ یہ دنیا کو بشارت دینے کا وقت خدا سے کلیہ یکا ہے۔
۲۔ فرض کلیہ یکا جیل صفت میں سال پہلے کلیہ یک کا بدن ہے اور اس
لئے خدا سے قلم کیا کہ وہ دنیا میں اس کام کو پوری سکے جسے خداوند
نے اپنی زندگی میں اپنی تعلیم سے شروع کیا۔ وہی موت اور پے بنی لکھے
سے کیا گیا۔ خدا سے کلیہ یکا خداوندی ہے کہ وہ دنیا کو جس سے
وہی ہے۔

بہیں ہوا نہیں ہے کہ کلیہ یکا دنیا میں کے وجود سے جس میں یہ شرط ہو
ہے کہ دنیا کے تمام جموں میں کلیہ یکا زمرہ پنے آپ کو جانیں ایک
وقت ہر جہد دنیا کی زندگی میں ہوا ہے۔ اگر وہ کسی ملک میں ہوا ہے
سارے ان کلیہ یک کی زندگی میں ہوا ہے۔ غرض میں کیونکہ میں کلیہ یک
پہلے ہی کے اور نہ ہوا۔ اس کے موعی اور شخصی طور پر ہوا۔ گواہی دی
اور اگرچہ ان کلیہ یک کے اس امتحان کے لئے نمایاں قدر بہت کم تھے
تو یہی نسبت کی گویا کے تمام بہت زیادہ تھے۔

(۲)

۱۔ پہلے کے سائنس کلیہ صرف ایک ہی پیغام نہیں کر سکتی ہے۔ وہ
خداوند کی ہے جس کے نفس و روح کی کوئی انتہا نہیں۔ بشارت کا
دو گونہ مقصد ہے۔ ۱۔ خداوند کی ذہنی زندگی کے واقعات اور خدا
اور انسان کے متعلق میں کی تعلیم و پیش کرنا۔ ۲۔ وہ دوسرے اس صلیب خدا
جی لکھے اور جس نے خدا کو پہنچا دیا۔ اس کا علم کرنا کہ انسان جانیں
وہ محسوس کریں۔ وہ لگاؤ میں چاکر کسی طرح خدا سے جدا ہو گئے ہیں اور اگر تو
کریں اور خداوند کی پیش کردیں۔ انکی ہوا گدہوں سے خدا کا پا کر خدا سے فرام
برداری اور ہر دوسرے کی زندگی میں دوسرے کو بشارت دینے کی عہد پیدا
کر سکتے ہیں اور اپنی قابلیت سے دوسرے لکھیں۔ اس نئی زندگی کی ہر ذریعہ اور
اطوار کے لئے سبھی حرکت میں شمولیت ضروری ہے۔ خدا کی مدد اور فضل
حاصل کرنے کے لئے کہ یہ فرض ہے کہ وہ ساتھ میں رہنے سہنے والے انسانوں
کی مجلس میں شامل ہو کر سب کو پرکھ لیں۔

(۳)

۱۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ ہر ایک سبھی کام کی دنیا دینے سے پہلے ہی کلیہ یکا
کے عمل کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ یہ نہ تو اس مرض کو ہوا کرتا ہو۔ اللہ دینا تعلیم
دینے۔ بائبل کے حصے ہیں۔ یہی علم دینے اور ہر صدارت مجلس حاصل جب
کا مانی بنی جگہ پرستی بخت اور علم کی روح کا خدا میں۔ وہ وہ خداوند کی
کو مشافہ کے ساتھ پیش کرے۔ یہ سب کام کرنے کے لئے یہ معلوم کہ
پتے ہیں کہ ان کے لئے یہ سبھی ہے کہ وہ انسانوں کو خداوند کی بشارت کے پاس
نمائش دینے کی گویا اور خداوند کی بشارت کا اتمام کامل رہ جائیگا۔

کاٹے۔ حد پندرہ سو تھی جسے مشکل میں پر گویا ہے۔

۱۲۰ ہجری ۱۸۰۰ء سے پہلے کہ پشت مرد و عورت دو خوک شتر کر فرض ہے۔ بعض شیعہ ایسے ہیں حال حد میں زیادہ کامیاب ہو سکتی ہیں۔ کسی طرح جنس خبیثوں میں مرد زیادہ بہتر کر مکرستے ہیں۔ مگر۔ دونوں ایک ہی ترقی کے پڑتے ہیں۔ اور عام طور پر یہ کہ جسے کھانے کے بتا رہی دم کے زیادہ جھٹے میں وہ دونو مساوی ہیں۔

(۴۴)

ماہرست کہ گلساؤں و مشنیں کے بشمارت کہ مرد و عورت
تیرہ سے خداوند سبح کی جنس کی اشاعت میں رکاوٹیں ہیں
بائیں سمت جاگ دیا خدا۔ یہی سے جسے قبول کرنے سے باز نہ
رہ ہے کہ مستحقوں کا تمام بوجھ جی ہے لیکن بشمارت کا اصلی
مقصود یہ ہے۔ بہت سے ملکوں میں کلیسا کے اپنے اندر بیٹے فرقہ وارانہ
پائسل نہیں رہتے ہاتھ میں ہیں جن کی وجہ سے جنس پر کلیسا کی گواہی مرد و عورت
جی ہے وہ دوسرے پر تحقیق کو خداوند سبح کے لئے جینے کا نام نہیں جانتا ہے
حب و محبت اور محبت پر نظر۔ ستوں کو محسوس کرنے میں کہ دنیا کو مرد و عورت
سبح کی خودی خدمت ہے کیونکہ وہی خدا کا وہ خدا اور جن کو بجات
وا ہے۔ اس لئے بھروسہ کو اس میں تامل سب ساتھیوں سے بھٹکا کرتے
نہ ہم چوری جانی سے اپنے دلوں کو نکالیں اور ان سب مکر و ریل کو دور
رہ جو خدا کے کلام سے برصاف میں خدا کے سامنے حاضر ہو کر لڑائی کریں
کہ وہ ہم کو معاف کرے اور اپنی عافیت کی بھر پوری ہم پر پڑا کرے۔ ہم
اس کو تسلیم کرے کہ اسے شتر کا دھوکے سے بھی

مرد و عورت سے ہی گلساؤں کہہ کہیں کہ وہ صفائی و نجاست سے قوی ہے
کائنات کا یہ نہ کریں جو جنس کی اشاعت کے مانع ہیں۔ خاص کر ایسی رکاوٹیں
جو کلیسا کی لڑائی ہی زندگی سے پیدا ہوتی ہیں وہ چھوڑ کر۔ بوجھ کو لگاتار
خدا کے سامنے ہیں کرنی رہیں تاکہ وہ اپنی کلیسا کو صاف و سازگار بنانے کیلئے
اور وہ رہی۔ یہاں خدا کی مرضی کو روک کر اس کے دامن پر جھلے اور اس کی
بادشاہی کے پچھتے کا زیادہ زبردست آگے نہ بڑھے۔

پانچواں باب

پانچویں نمبر کے کا بیان

غیر مسیحی مذہبوں نئی بدعتوں اور دیگر قوموں کی تہذیب کے مقابل

کلیسیا کی گواہی

چونکہ خداوند مسیح نے حکم دیا ہے کہ تمام قوموں کو میرا شاگرد بناؤ اس لئے کلیسیا کی عالمگیر رسالت مسیحی مذہب کی عین زندگی ہے۔ کلیسیا خدا کی مرضی کو وقاداری سے بھی پورا کر سکتی ہے اگر وہ تمام انسانوں تک پناہ پیغام پہنچانے اور ان کو زبانی اور اپنی عملی زندگی سے خدا کی چیدہ جماعت کلیسیا میں شامل ہونے کی دعوت دے۔ اس فرض کو ادا کرتے ہوئے غیر مسیحی مذہبی دنیا کے اندر ہمیں بہت سے چھان نظر آنے ہیں۔

الف غیر مسیحی مذہب کی دنیا میں تبدیلیاں —

(۱) مسیحی مذہب کا اثر۔

مسیحیت کا دوسرے مذہبوں پر اثر دو گونہ ہے۔ ایک طرف تو وہ ان کی خوبیوں کو دوبا لا اور دوسری طرف ان کی خرابیوں کو آشکار کر دیتی ہے۔ خداوند

تأمیرم کانفرنس مدراس ۱۹۳۷ء کے ہندوستانی ممبر



کرسیوں والی قلم کے درمیان نشستیں کرچین کو نسل
کے صدر جناب ہشپ عزیز راہ صاحب شریف فریدین

مسیح روشنی ڈالنے اور زندگی بخشنے والے ہیں۔ بہت سے غیر مسیحی مسیحیت کے ذریعے نئی تہذیبیں حاصل کر رہے ہیں یا پہلے مذہبوں کی مخفی خوبی کو آشکارہ کر رہے ہیں۔ مثلاً

(۱) لطف: بہت شخصوں کے دلوں میں خدا کا تصور بدل گیا ہے۔ اور بہت سے لوگ صلح اور محبت کے واسطے خدا کو ماننے لگے ہیں۔

(۲) خدق میں نہ ترقی ہوئی ہے۔ جس طرف نظر کرو اخلاقی ترقی و مذہب کو پاکیزہ بنانے کی کوششیں نظر آتی ہیں۔

(۳) انسانوں کی زندگی بہتر بنانے کے سبب نیا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ ہر مذہب کے لوگ نئی خدمت میں حصہ لے رہے ہیں۔ فری، یوکر نے اور مجلسی برائیوں کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں اور مسیحی گواہی دینے کے طریقے دیکھ کر دوسرے مذہب والے ہنس رہے ہیں۔ دوسرے مذہب ترقی کے دوسرے ضائع قائم کر رہے ہیں۔

(۴) مسیحی اثرات کو غیر مسیحی کس نظر سے دیکھتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ غیر مذہب والے جس تبدیلیاں اس لئے کر رہے ہیں مسیحیت کے اثر کو زائل کیا جائے۔ مخالف مسیحیت اپنے مذہب کے لئے بڑھ چڑھ کر دعوائے کرتے ہیں۔ دوسری سب سے مذہب کی اشاعت کرنے لگے ہیں اور لوگوں کے جذبات پر نہایت سرگرمی سے اثر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(۵) موجودہ زمانے کی زندگی کے دباؤ کا اثر۔

موجودہ زمانے کی زندگی ایسی پیچیدہ ہے کہ اس کے بوجھ سے دبا کر مجلس میں انتظار پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس کے ذہنی طور پر تمام مذہبوں کو

چھٹا باب

چھٹے نمبر کے کلام بیان

کلیسیاں گواہی دینے کے طریقوں اور اصولوں کے متعلق
چند عملی مسئلے

بشارت کے نازہ فخر ہے۔

یہ موقوفہ شخص رہے ہیں جن سے کلیسیا کے ایمان و رسم کی سرکاری کا جوہر متعین ہوا ہے بہت سے ملکوں میں گلبسٹ بننے والے گلبسٹ کے لیے مختلف نہیں بلکہ ضرورت یہ ہے کہ وہ پیش پست گلبسٹ دروازوں میں داخل ہو کر ہندو شخصوں کو پہننے میں بد و ضرورت میں شامل کر کے جس پر ان کی زندگی مصروف ہے اور شرفی زندگی کے تمام چرخوں و دھاروں کو دھارے میں لے کر رہا ہے اور جو کہ ہندو کی تمام اور چاروں کی حالت میں اس کی روشنی و طاقت کے لئے ذریعہ کی تلاش میں ہیں۔ حتیٰ کہ وہ غلام گلبسٹ سے خلافت پیدا کر دیتے ہیں جن میں ان کو کون سے ضرورتیں پیش کر کے شرفی ہو جاتی ہیں۔ یہیں تک کہ بعض خاصوں میں ہندو و مذہبی کی حمایت و تحریکوں سے گلبسٹ کے لئے

[illegible]

بہاؤ الدین نے یہ نظم تحریر کیا ہے کہ سنی شاذی و کلیسائی سرکٹ کے لئے مذہبی ہے کہ فرمودہ بنی جماعت امامی تفسیر و رہنما و فروع سے یہی وارڈ لے پائیں۔ اگرچہ بعض جہ قس پہنے فرد کہ سنی ہو یا نہ ہو اگر سنی یا نہ ہوں وہی جس ہر جہ سے کہ کوشش کر لی ہے کہ ہر ایک کو مسند ہے دگر اسکے بیان ہی بہت بہت کتب سے کہ نہ لفظ یعنی ہے کہ سنی پہنے تو وہ بنی گوئی کو کہنے سے نہ دوسرے پہنے تو دوسرے کہتے کے لئے اسناد تحریر ہے۔

روحِ مسکینہ مجھوں کو دُعا ہے کہ وہ منہلِ وجہِ عتیقِ غم سے اجتناب کرے اور وہی
 یہی حرکتِ تکریمِ حقیقہ ہے جو کہ ہر ایک مسکین کی جان و مال کے لئے ہے۔
 ہے، ہر آدمی کی جان و مال کے لئے ہے۔ ہر آدمی کی جان و مال کے لئے ہے۔
 کیسے ہی غفلت نہ ہو، ہر آدمی کی جان و مال کے لئے ہے۔

خادمِ بریں اور عامِ حرم کے کلیپ پڑھنے و غفلت کے ساتھ پورے طور سے
و بستہ ہوں۔ وہ ہم کو اپنے دکان میں گناہ میں سارے انسانوں کے لئے
پر خود کا کل کم ہے۔ اور کہیں کیا کی چلا دی میں سب لوگ اور سب نہیں
نگاہیں ہیں۔

رد، ہمہ پہنچاؤ خود دل باب گناہی ہو کہ شلنے، خود بخود صبح کو دوسروں تک پہنچنے کا شفا ہستند ہے۔ ہم انہیں خیریت کی تفسیر اس طو سے کریں جس سے وہ بہت اچھے، ورجیات بخش ہاؤں پہنچے ہو۔ اس کی منادی محض وہ ہر داری ہو۔ وہ جس کا ڈھنگ محض پیشہ وارانہ ہو جس سے یہ ہر کوئی ہم نہ صرف اپنے فائدے کے لئے اس کو بھی کلیسیا میں شامل نہا چاہتے ہیں۔ ہم صبح کی من دی اس لئے نہ کریں کہ یہ ایسا فرض ہے جس کے لئے ہم کو اس وقتہ مقابلہ با جو ہم پر عارضی قرار دی گئی ہے بلکہ اس لئے کہ ہم دوسروں کو بھی صبح کے پس لانا اپنا سب سے بڑا اشتقاق سمجھتے ہیں۔

ماس مودمنٹ (کٹھے گروہوں میں مسیح کے پاس آنا)
بہت سے عورتوں سے خبر پڑی ہے کہ لوگوں کے تھکنے کے تحت
عورتوں، وہ مسیح میں اپنے ایمان کا قرار کر رہے ہیں۔ کھینچنے کی بارڈریز
مثال ہو رہے ہیں۔ ہمارے پیش ہے کہ مسیح کے پاس پہنچنے کا یہ طریقہ بالکل جائز
ہے اور یہ طریقہ کسی خاص جگہ یا کسی خاص وقت پر ہی نہیں ہے بلکہ ہر جگہ
نہیں رہا جس کے بعد اس کے پاس کافی شہادت ہے کہ اس کو چاہئے کہ بعض
شخصوں کو مسیح میں ذاتی نجات حاصل کرنے اور سچی زندگی بسر کرنے میں مدد
دینی ہے اور نئے نور پیدا ہونی مسیحی شاگرد کی کاروائی کرتے ہوئے چاہئے کہ ان

اور ششہ رس کے ساتھ گھر سے تعلق رہا کہ جسے وہ اپنی بیٹی پر درمی ہنکار ہے
 پڑنے لگے تو اس کے کال جھونکے سے نکلتے ہیں جسے وہ ایک
 دوسرے کی حد تک ہی و مو حسی صلاح تسلیم ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی
 وہ اپنے دوسرے ششہ داروں و نزدیکوں پر ٹوٹ کر ان کو صبر کے
 اس گھونچ لانے کا ذریعہ بنانے و فصل کو پھیلنے سے باز رکھتے ہیں۔ منہ بھی
 ہی جانتے ہیں۔ سب طبیعتیں یہ بھی۔ نہ ٹوٹ کر کہ یہی حکمیں خطوں سے خالی
 نہیں۔ جس خطے کو اس خطے میں ہی مضمر ہیں و بعض خطوں کو خلو میں
 و بعض کا رول کی طبیعتوں و دریا سمجھیں سے یہ۔ پوچھتے ہیں۔ منہ
 جب تک برادری کی برادری پہنچی ہو چکے ہو وہ کہہ کر چاہتی ہے کہ اپنے
 پرنے رحم و درج کو داری رکھے تو وہ یہی تعبیر کے ہیں بر خلاف ہی یہ
 نہیں ہوں وہ جماعتی مذہبی ذمہ داری بہ زیادہ زور دیتی ہے و شخصی سبب و راحت
 و ہلاکت کی پرکاشی دھیان نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ ہمدردی سے بہنے کا فیہیم
 نہیں دی جاتی۔ بانہر ہوں۔ سے علی سبب بہر قرار رکھنے کی توقع نہیں کی
 جاتی۔ یا عہد و رکھو یا فی خطہ کے سے طریقے نہیں۔ کہے جاسے ہر تہا
 سے تو خیر بد سے ہر ہوں۔ بانہر ہوں کے دورانی پہنچاؤں کے مجھے ہے وہ
 قابیہ کا پورا فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ لیکن ہمارے اس بیان سے یہ
 سمجھ جاتے کہ ہم شخصی طور رکھیں ہیں سب سے کوئی نہ کوئی سمجھتے ہیں
 کیونکہ ایسے خیال کو ہم سخت غلط سمجھتے ہیں۔ لیکن سب خطوں سے بچ
 سکے ہیں ان کوئی خطہ۔ ساتھ ہی جس سے کوئی نہ کوئی ملک بچ نہ سکی ہو
 اس طرح سے کوئی منصوبہ و خود بخود رکھیں نہیں نہ ہو چکی ہیں اس سے
 جاسد ان کوئیوں کے لئے خدا کا شکر کہ وہ ہم کلیہ فہم و ہمنوں سے

دوست کرنا ہے کہ وہ گزشتہ تجربے کا پورا فائدہ اٹھائیں اور غور کریں
 کہ کہاں تک وہ اس اصول کو اپنے حلقے میں عمل جا رہا ہے۔

سفارشیں :-

اس جیسے کا یہ ایمان ہے کہ ہم کو خدا سے بڑی توقع رکھنی چاہئے وہ
 خدا کی خاطر بڑی کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس سے صحت
 کام کے لئے عمل و محنت جس کے متعلق مفسدہ قبل سے نہیں کہ ہاں یہ
 و مشا کیوں کو اس اور عیسائی پرش کی دتو رحمہ منیں و شخص نگاہ
 اس فکر میں ہیں کہ اس طرح سے ہر سطح میں سب کی توجہ پر مقرر کسی جیسے
 و لہذا وہ مشا بنے مقرر کی کام کو شکر کہ خدا دی تھیں وہ
 ہنر کی کام کر رہے۔

(۴) متحدہ کوشش کی جائے کہ خداوند سبحان کی انجیل سے خاص جماعتوں تک
 اس کے لئے خاصہ حال پہنچا جائے کہ ہمارے ہر دلی میں غلو سے ہے جیسے
 دین کی لوگ مردود۔ طالب علم ہمیشہ مرد و عورت یا ہم مس یا ہم نہ
 یا ہم ہمدرد گروہ۔ اگر ہم ہمدرد و نہ دے وہ سب ہی ہمدرد ہیں تو ہم
 عقیدہ سے خارج ہیں کہ کوئیوں سے ہوتے ہمدرد یا ہم کام بہ نسبت
 ہوتے ہیں و ان کی کئی سے جیسے سنتا نہ کریں جو تجربے نے زیادہ
 کارگزارت کی ہے۔

۱۰ کلیہ کی نشوونما اور دوسروں کو انجیل پیش کرنے کے لئے کتابیں
 پمفٹ و خبریں زیادہ تعداد میں چھپ کر شہر ہو جی چاہیں وہ
 مسرکہ صدر پر پڑے اور دیگر بچہ دلوں کا استفادہ کیا جانا چاہئے۔

(۵) اجنبی مشنیں: کلیسیا میں ایسی ہی جو کچھ کنوینشنوں اور دیگر متحدہ انجمنوں میں شامل نہیں ہوتیں۔ دوبارہ کوشش کی جائے کہ سب کو اس دائرہ شرکت میں شامل کر لیا جائے۔ ان کلیسیوں اور مشنوں کا ایک تفصیلی سرورسری کلیسیا کا اقتصاد ہے۔

۱۶) بعض عدلے دیکھے ہیں جہاں خدا کی زہرہ پائنت سنان انجیل کو فرسوں کر رہے ہیں۔ اور کلیسیا کی دفتر داری پر رہی ہے اس لئے ہم یکدم خدا کیوں کہ ہم اس طرح اپنے موجودہ ذرائع کو بہتر سے بہتر استعمال کریں۔ چاہے موقع سے لڑا لڑا فائدہ نکالیں، اور رویہ اور آدمی بے فائدہ ایسے علاقوں میں ضائع نہ کئے گئے جس جو مفاد بہت کم نہ ضرر ثابت ہوئے ہوں۔

۱۷۔ کلیب کے خدام اہلین اس سوپر سادے چائیں کہ وہ بشراتی کام میں اپنی کلیبوں کی بھی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ کسی خدمت کے لئے تعلیم دینے والے مدرسوں کے نصاب اور طریقوں پر اکثر نظر ثانی ہوں، جہتی چاہئے تاکہ انہی کی تعلیم کے لئے فن کی تاثر طبعی ہے۔ تعلیم صرف سکول کے کمرے میں ہی ہڈی جاتے بلکہ طلبہ خود عملی کام میں حصہ لیں۔ کلیب بشراتی عقائد کا مشاہدہ کرکے اپنے تعلیم کے بعد بھی ۱۵۱۵ء کے سرور جمعہ کے شیعین عرصوں کے لئے مزید عیسائی اور تحریر حاصل کرتے ہیں۔ غلام الحق۔ اسی روایت کا اصل کرکے جس سے وہ ملادی کلیب یا کوئی بشراتی خدمت بھی سنبھال سکیں۔ وہ ان کے ہمیں ہونی لائیں۔ ۱۸۔ ہر ایک کلیب، ادھر کی مشن میں مختلف بشراتی طریقوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بیکار بھیجے۔ پائے کہ ہنومن تاج حاصل ہو سکیں۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ خداوند کو کئی خیل مردوں کے ساتھ بھیجئے کے لئے لازمی ہے کہ سیکھتی عورت کا بھی اڑتا ہی لحاظ رکھا جائے۔ وجہ کسی بچوں کو تعلیم دی جائے

تو رنہ ہی س کے دل میں بھی غم نہ رہا۔

(۹) خسر اور صنعتی عاتقوں میں بیکاریت جسے کی مشکلات کا بغور اور گہر مطالعہ کیا جائے اور کام چڑھانے کی تہذیب نکالی جائے۔ منصفانہ ذیل مسئلہ پر غماص اور پانچویں کا اندر دی ہے (۱۰) جس طرح سے تمام سیکولر کو کلیسیا کے برائے اور کثرت کروا جائے وہاں ہر چودہ اقتصادنی انتظام میں جس کی بنیاد ہے انسان نہ عقاید پر ہے سیکھی ہندی کا طرح کے تقابلی نفس میں نکلتا ہے ہر طرح کس طرح سے نسلی اور مذہبی جماعتوں کے تفرق کو دور کیا جائے (۱۱) ضرورت ہے پانچویں مسئلہ کو ایک جماعت میں کیے منسک کیا جائے ہر جماعتوں میں بیکاریت کی کام کے کوئی سے شعبے میں جو کوئی طرح سے کار آمد ہیں یا کوئی نہ چلے ضرورت میں کوئی کلیسیا سے تیسرا کام کرنی میں۔ لازم ہے کہ وہ کام شترک سے کوئی واسطہ ملے اکثر ضرورتوں میں ہی بنتی ہے۔ اسے نہایت لگائی ہے کہ ان میں سیکھی کلیسیا کی ایک جتنی اور خدا کے صلے کے پیغام پر لگا رہی یا ہر اور سرحد دی جاتی ہے۔

ساتواں باب

ساتویں زمرے کا بیان

کلیسیا کی اندرونی زندگی

عبادت

(۱) + + + + +

ہم پہلے سے ذکر ہے کہ عبادتی زندگی کا مہیت برقرار رکھنا ہے ہرگز نہ
ہر چنگ میں خدا سے شخصوں کی دعا میں شغلا ہے جو نہ صرف خدا سے
خدا کو ڈھونڈتے ہیں لیکن مسیحی عبادت خداوند مسیح میں خدا کے
وہاں شغلا اور توجہ شانی میں خدا کی سجات۔ پہلے وہ اس کی
مضبوط بنیاد پر قائم ہے اس لئے وہ گنگناہج کا پہلے پاک اور
ریح پ کو شگلا نہ ہے جس کے تہہ حضور میں وہ اپنے نبی کے نام سے حاضر
ہوئے ہیں اس نے مسیحی عبادت میں ہر چنگ پھر کے پیروی۔ ایمان۔ عبادت۔
خدا کی آواز سنتا۔ وہ ایمان۔ توجہ۔ شکر۔ محبت۔ جو حریف سب عنصر
شامل ہیں + + + + +

تہہ عبادت خداوند مسیح کے خدات میں شامل ہونے کا قدرتی اخلاص
ہے۔ + + + + +

نہوں کے روزمرہ کے کاموں کا مدد و جمد

اس کی عبادت پر منحصر ہونا چاہئے۔ اگر عبادت میں مسیح کی مذہبہ کی
ضروریات شکلات اور معاشری۔ انفرادی اور قومی زندگی کی حقیقتیں خدا
کے پاک روح کی عبادت کی مانتی میں سدا رہیں۔ یہ مانتی اور عبادت کی مضامین
کے لئے پیش کی جائیں تو وہ ہر کے طور سے سچی عبادت نہیں ہو سکی۔

+ + + + +

+ + + + +

۳۲، عبادت کی زندگی نفسوں اور فطرتوں میں اور عبادت اور فطرت
کی نہ مانتی ہو۔ یہی گویا کہ ہر چنگ میں مانتی ہے مانتی خدا کے لئے
اور فطرت کو فطرت کے طور پر عبادت کے طور پر مانتی ہے مانتی خدا کے لئے
عبادت کی زندگی زیادہ گہری بنی ہے بہت سے ملکوں میں کلیسیا اس طرح
خواہشمند ہے کہ عبادت کے طور پر مانتی ہوگی اور فطرت کے طور پر مانتی
خواہ اور فطرت کے طور پر مانتی ہوگی اور فطرت کے طور پر مانتی ہوگی اور فطرت
کرنے والی عبادت اپنی فطرت پر مانتی ہوگی اور فطرت کے طور پر مانتی ہوگی اور فطرت
دوسری کارگیری اور فطرت کے طور پر مانتی ہوگی اور فطرت کے طور پر مانتی ہوگی اور فطرت
حقیقی گھر بنا دیتی ہے بلکہ اس طرح سے ہر چنگ قوم کے چہروں کو عبادت
شده اور جی اسے خدا کے قابضوں پر مانتی ہوگی اور فطرت کے طور پر مانتی ہوگی اور فطرت
بھی محسوس کر رہے ہے کہ سچی عبادت کے درمیان میں وہ بعض سے جو بہت
اہم ہیں جو ان کے سچی خاندانوں کی عبادت میں وہ ہر قوم اور ملک کے لئے
خاندان مشائیں۔ اس ضمن میں یہ بھی ہمارے مشاہدہ میں آیا ہے کہ فطرت
مسیحی مانتی سے بعض دفعہ کلیسیا کو سی ظہیں۔ وہ نہیں درمیان میں
اور عبادت کے طور پر مانتی ہوگی اور فطرت کے طور پر مانتی ہوگی اور فطرت

گو بھی نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ متحدہ عبادت کی گہری اور سچی زندگی نہ صرف جماعت کی ہستاری کو ہی کی تہدی کے لئے ضروری ہے بلکہ بنیاد خود انجیل کی شراکت پر گواہی کا ہم ذریعہ بھی ہے۔ ہم نے یہ بھی سیکھا ہے کہ متحدہ عبادت کی گرد کشندی کے رہنمائی کی برائے تو عبادت میں ملتی ہوئے سے نئے ایماندار سچائی کی روح اور اس کی مرکزی تنظیم کو سب سے بہترین طور پر سمجھ سکتے اور عبادت کرنے والے جماعت اور نفرت کی بندشوں سے چھوٹ کر تبدیل ہو جاتے اور نئے بن جاتے ہیں۔

سفارشیں :-

چونکہ روٹی توڑنے اور پیالہ پینے سے خود خداوند نے ہمیں شراکت اور عبادت کا یہ طریقہ سکھا دیا ہے اس لئے

(۱) بہت سے خدا کے لوگوں کے لئے مشائخہ بانی نہایت ہی قیمتی رسم اور ان کی روحانی زندگی کا مرکزی فص ہے۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ ہر کلیسیا میں کوشش کی جائے کہ اس کے شرکاء اور ماؤنڈس کے بن اور خون کی سرفاقت کی حقیقت اور تجربے کو زیادہ گہرے طور پر سمجھیں ہر ایک کلیسیا اپنے تجربے کو زیادہ زور دینا کہ سنتیں کی ایک متحدہ کلیسیا میں پناہ مناسب جڑھ لئے سکتی ہے کیونکہ ہم میں سے بہترین کا یقین ہے کہ خدا کی روح ہمیں کاہنیا کی اتحاد کی طرف سے ہماری ہے۔

(۲) ہم سفارش کرتے ہیں کہ کلیسیا کی عام مناجاتوں میں موجودہ زمانے کی ضروریات اور مسائل اور مذہبی، اقتصادی، قومی اور بین الاقوامی زندگی کی حقیقتوں کو غماز میں جگہ دی جائے۔

(۳) ہم تسلیم کرتے ہیں کہ سادہ غیر رسمی دینی ٹیڈ چیلے گہری روحانی برکت

کو ذریعہ ہیں اور ساتھ ہی ہم کو پور یقین ہے کہ نہ صرف عبادت میں خدا کے سامنے متحدہ خاموشی بہت پختہ بن سکتی ہے کیونکہ شہنشاہی کے لمحوں میں ہم عبادت میں کی ایک ضروری کو محسوس کر سکتے ہیں۔ پاک روح کے ذریعے اس کی آواز کو اپنے دلوں میں سن سکتی ہے یہاں تک کہ نئے خود خاموشی کا ٹھیک استعمال کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہم سفارش کرتے ہیں کہ ہم عبادتیں اور ایمانداروں کے گروہ اپنے آپ کو بہتہ بہتہ یہی تربیت دیں کہ وہ اس پختہ اور ایسی تجربے سے پورا فائدہ اٹھ سکیں۔

(۴) عبادت کے لئے بہترین ترتیب اور خود خاموشی کی ضرورت ہے اس لئے چھوٹے اور بڑے گروہوں کی تربیت کا خاص انتظام کیا جائے اور جماعتوں اور عبادت میں شامل ہونے والے گروہ کو بھی عبادت میں حصہ لینا سکھایا جائے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہماری سفارش یہ ہے کہ مسیحی رہنماؤں کو ایسی تعلیم دی جائے کہ وہ نہ صرف خصوصی طور پر لیگن دھیان میں مشغول ہو سکیں بلکہ فاعلی دکھائیں اور عام عبادت میں دوسروں کی رہنمائی کر سکیں۔

(۵) اللہ خدا کے مقدس کلام کے ذریعے خدا ورائے کے مکاشفہ کا علم ہم پر ہر جگہ ہوتا ہے اور مقدس کتاب سے واقفیت ہمارے ایمان اور عبادت کی بنیاد ہے۔ اس لئے ہم زور سے درخواست کرتے ہیں کہ دعاؤں اور شہادیوں میں مقدس کتابوں کے الفاظ کا مناسب سفارش کیا جائے اور عام عبادت میں سننے اور گونانے عبادت میں سے مناسب سبق پر پورے سے چھٹی تاکہ کلیسیا کو ساری باتیں سے واقفیت ہو جائے (ب) نیا اور گہرا عہد نامہ دو زبانوں میں شہل کا حصہ ہیں ہم سفارش

کرتے ہیں کہ چوکے عہد نامے کے غور فوں زمرہ جیجی کی جیسے۔ نہی
رواضت کا حق نہ میں سن میں خدا کا مقصد ہر ہوتا ہے۔ ہمیں کی کتاب
میں سہل سی مسیحی کیتوں کا روحانی تجربہ صوح ہے۔ یہاں عہد نامہ نئے
عہد نامے کا دیا ہے۔ وہ سی خیال سے جس کا عہد نامہ پانچا ہے
تجربے سے نہیں کہہ سکتے کہ وہ نہ صرف نہ ہی ہے سے سے سین
سمون ہے بلکہ نفسی اور جاسی مذہب کے سے ہی کیر ہے۔

(۷) ہم جانتے ہیں کہ یہ عہد کو صاف و شریف اور پرکھنے کا فن
بڑھایا چاہئے۔ نئے عہد سفارش کرے ہیں۔ بیت چھٹے کے نام سے ہیں
جس کے شخص و رفعت بائبل کو رہا نہ ہو چکا ہو سکے۔

(۸) (۹) ہمیں بہت سے تجروں کا پتہ چلے ہے کہ ہم سے شلوں میں کے لئے ہیں
ناک عبادت کو ہم قوم کے حسب حال نہ پاتا ہے۔ ان تجروں کے ذریعہ ہمیں بہت شیش پچھتا ہے
س سے ہم سہل کر سکتے ہیں کہ فائدہ عام کے لئے ان سب تجروں کو
ایک کتاب میں انشاک کیا جائے۔

(۱۰) ہم جانتے ہیں کہ عہد شیش مشرقی کو اس مختلف ملکوں
میں۔ سچ عہد کے طریقوں کو کھل کر سننے میں پیش قدمی کر سکتے
ہیں کہ ترجمہ کر کے ہر پیش کر سکتے ہیں کہ سب کو سہل کر دے تاکہ مختلف علاقوں
کے لوگوں کو فائدہ پہنچا سکیں۔

(۱۱) (۱۲) (۱۳) ہمارے مشاہدے میں آیا ہے کہ بعض نئی کلیسیا میں
دسی فن عمل و عیقہ و حرز تعمیر کے مستعمل کر رہی ہیں اور بعض اس کے
برعکس ہیں کہ ہم سفارش کرتے ہیں کہ سستی سہل شیش کی جائیں جن
میں ایسی مشاہدیں صوح ہوں کہ کس طرح دسی فن دسی لگوں اور دسی

طرح تعمیر کو کتب میں سنیں کیا گیا ہے۔ تاہم دوسروں کی بھی موصوفی
ہو کہ وہ اپنے ملک کے فن کو خودوند مسیح کے فیوض پرما سکیں۔

(۱۴) (۱۵) ہم مسد کرتے ہیں کہ کوئی کتاب ایسی ہی جیسی میں میں
انھوں کا ذکر ہو جن کا طرح تعمیر اور عہد کے تعلقات پر طمان ہے
کہ جو کلیسیا میں ور شیش چاہیں اس مسوں کا مزید مطالعہ کر سکیں۔

(۱۶) (۱۷) ہمیں معلوم ہوا ہے کہ بعض مشرقی بھی ملک خواہاں ہیں کہ وہ
اپنے ملکوں کے رنگ طرح تعمیر اور دیگر مسوں کو دیکھ سکیں اور بھی
کر دیں۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ وہ سب کلیسیا کی مدد کریں

کہ وہ اپنی سچی زندگی دہانے ملک کی وہ سب کے مطالعہ میں
(۱۸) (۱۹) ہم نہ کر سکتے ہیں کہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ وہ سب کے مطالعہ میں
ہم سب سے سنے نئی کہ ہیں کہ سہل صورت ہے۔

(۲۰) (۲۱) ہم سفارش کرتے ہیں کہ مطالعہ کیا جائے کہ اس طرح لفظی
وہ سب سچی عہد نامہ جہد جہد سے سیں۔ وہ اپنے آپ کو بچانے
نہ سمجھیں۔

(۲۲) (۲۳) ہم سفارش کرتے ہیں کہ ایک کتاب ہی شیش کی سہل صورت میں
وہ سب طریقے درج ہوں جو لفظی، شیش کے پڑھنے کی حمایت اور بہتائی
کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

مسیحی گھرانہ

گلدستہ میں میں پس کی تباہ کن و تیز رفتار عہد میں سے سچی گھرانے

پر جو شرط ہے اس سے کلیسا کو سخت فکر و من گیر ہے کیونکہ کلیسیا اور
گھرنے کا چھٹی و من کا ساتھ ہے۔ + + + +
سچا مسیحی گھروانا ایسی خاصیتوں کو نشوونما دیتا ہے جس سے عرو
عورت درپچے خوش ساڑ داو رہے عرض زندگی بسر کر سکتے ہیں اور ایک
دوسرے اور مسیح کو بنیاد جس کا وہ حصہ ہیں، کی عرف اپنی پڑھتی ہوئی ذمہ
واری کو محسوس کرتے ہیں۔

مسیحی گھرنے کی یہ پہچان ہے کہ خداوند مسیح جس کا مرکز ہے، محاسن کے
افراد ہمیشہ کو شان رہتے ہیں کہ خدا کی بے عرضہ محبت کے قائلین ہر عمل
پیر میں وہ لہجہ کا سب سے اعلیٰ فرض سمجھ کر خداوند کے سپاس سے
جانتے ہیں۔ ہم اپنے سب سے زیادہ کہتے ہیں کہ خاندانی عصمت پر گھرنے
کی زندگی کا بنیادی اصول ہونا چاہیے جو خاندان ملی کر ثابت کیے
کا عادی ہے اسے اپنے لئے ابدی برکت حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ
پنی جماعت میں خدا کے لئے مضبوط گواہی دیتا ہے۔

+ + + +

سفارہ شہیں :-

ہم کہتے ہیں کہ گھروانا کلیسیا اور قوم میں بنیادی حیثیت رکھتا
ہے اور کلیسیا کا مستحق اور ذمہ واری ہے کہ وہ از سر نو مسمی
... کی گھروانا کس طرح ایسے معاشری نظام کے قائم کرنے میں مدد
سکتا ہے جس کی بنیاد خدا پر اور جس کی بال طور میں کے قانونوں میں
ہو اس لئے ہم مفصلہ ذیل اصول اور سفارہیں پیش کرتے ہیں :-
۱۔ گھروانا کی بشارت صرف شخصی طور پر افراد کے خداوند مسیح کے

قدموں پر آنے سے ہو سکتی ہے لیکن لومرید کی فشو و تم و در حالی انگلی
کے لئے مسیحی گھروانا بہت ضروری ہے۔
(۱) ہر گھرنے کی پوکوشش ہونی چاہئے کہ اس کا نظریہ بے غرض
ہو اور وہ اپنے ہندسوں کی طرف اپنی ذمہ واری کو سمجھے۔ وہ اسے
احساس ہو کہ خدا کی سچے درواری میں اس کی جگہ ہے اور غیر مسیحی دنیا
کی طرف اس کے کیا غرض ہیں۔

(۲) اپنے گھرنے میں عورتوں و مردوں کا تہہ پر ہکا ہوتا ہے۔ اسے
کلیسیا کو بھی چاہئے کہ اپنے کام اور اپنی زندگی میں ان کو یکساں جگہ دے۔
(۳) بہت سے لوگوں کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ موجودہ اقتصادی
حالات میں اپنے گھر سے کوئی چیز ضروری عناصر برقی قائم کر سکیں
اس لئے کلیسیا کا فرض ہے کہ ان حالات کو تہہ دی کرے ہیں کہ وہ اس سے
اور اس اثنا میں ایسے گھروں کو شکل حالات میں بھی مسیحی زندگی بسر کرنے
کے لئے مدد دیتی ہے۔

(۴) کلیسیا کو چاہئے کہ ان تمام کوششوں کی حمایت کرے جو ریویو
پلیسکوپ اور دیگر سالانہ نفریح کو بہتر بنانے کی فکر میں ہیں اور اپنے مشترک کام
کو یہ سمجھنے کے لئے کہ ان کوں سے ذرائع تفریح۔ مسیحی جس اور عمل کی ترقی کا
باعث ہو سکتے ہیں اور کلیسیا کو چاہئے کہ مشترک خاندانی تفریح پر زور
دے اور یہی تفریحوں کی مخالفت کہے جو مسیحی گھرنے کی پیچ کنی
کا موجب ہوں۔ اور اس پر زور دے کہ سادگی مسیحی زندگی کا خاصہ ہے۔
اور خاص کر ایسے زمانے میں جب کہ بہت سے لوگ حد سے زیادہ دولت مند
ہو کر زندگی میں پیچیدہ مادیات کو اختیار کر لیتے ہیں سادگی پر خاص زور

دینے کی ضرورت ہے۔

(۳) سستی خاندانوں کو داد دینا چاہئے کہ گھر میں نماز کا کام کر کے دوسروں کو اپنی بہترین قابیلیتوں کا استعمال کرنے کا پورا موقع ملے۔ اس لئے گھر کے ملازمین کی اجرت ۵۰ فی صد کے کام کرنے کا وقت ملے۔ اس کے کام کرنے کی عادت دوسرے کے ساتھ ذاتی مفاد میں سب مور کو بد نظر رہنا چاہئے۔ نہ تو یہ وقت میں سب ساحل مور دوسرے کے حریفان کے سب کا مل مور۔

(۲) مینی ٹیو مارک کو اس طور سے مہیا کرنا کہ ہر شخص ایک طرف و
چونہ جھونکے میں رہا تو ہی دوسری طرف سے سچائی کو نہ سمجھیں۔
اس ٹیو مارک کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو کلمہ میں نہ لکھا متواتر
سہولت حاصل ہے بلکہ یہ خود ان کو منظور کرے۔ لیکن ان کو خود ہی
میں ہی تسلیم کرنا بھی ہمارا ہے۔

اور پھر فرمایا کہ جس نے اس کو پہنچایا وہ بھی گمراہ ہے! یہ سچی خاندانی زندگی خواہ مخواہ
و نہر پا جو جیسے جگہ میں ہی طلبیہ کا سرورسی فرض ہے کہ کس مطلب کے لئے
پر تعلیمی ضرورت تھی ہے۔

والتفان اکبر ساربرہا ہے شکر کا گوہر۔۔۔ تو سب کو وہ عطاوند سب کو اپنے
خاندان کا مہر بنی، عطاوند۔۔۔ کھلاب سے کسی نہ کسی قسم کی عطاوندی مہابت
عطا۔۔۔ ایک جہری رکھیں اور بائیں گوشہ خاندانی اور شخصی زندگی میں سراسر
ہر چند فریاد۔

وہ) کلچر و مدین کی یاد دہانی کر کے اُن کا فرض ہے کہ بچوں کو دغا
چھین سکھائے۔ وہ بچے عمر میں شریعت جانیں گے کو خوبصورت بچائے

کہ وہ شخص، سارے دن رات، سو سو پنجھ کے لئے، ان کی خدمت میں
 آتا ہے۔ اس کے لئے اپنے مزاج کے مطابق روحانی خوردگی کا عمل کرنا پڑتا ہے۔
 چنانچہ اس سے عادت ڈالی جائے کہ بیٹھ کر پاپ کے سانس نہ لے۔
 اور کلامِ خداوندی، مہی نہایت سے خدا کے دن کو اپنے جلو پر بیکر کر لے۔
 پائیس کے خوشی اور صحت محسوس ہو۔

(ج) اعلیٰ پیمانہ اور فائدہ فرہنگ دہن کے بھی نصیب دے تاکہ نئے نئی شہادت توحید کی راہ میں سمجھیں۔ مس رہیب ہیں خدا کی عطا ہوگی ہر شے اور فہم کے وقت کا ہی نئے مسطور نال ہونے پر نہیں۔

والدین کی حوصلہ افزائی نہ ہو کہ وہ اپنے ہاں اپنی مسئلہ کے ہر جواب دہ کے ساتھ نہ ہو کہ کریں۔ اپنے چھوٹے اور چھوٹے چھوٹے کی تربیت کے متعلق ملک و سرے سے چنانچہ حاصل کریں۔

(۱) کلیس و جوان در کور و رکتو ماہیں مغیہ میل جہاں کے سامان پیدا
کرتے آگاہ شادی کے لئے پنا چاہوہ عقلمندی سے بچ سکتا رہے
یا کہ رکت ہی در سے مل خاتمہ حاصل نہیں تو شہ بہ مطہر خود
خود حاصل ہو جائے نہ وادی کے لئے خاص طور سے تیار کب
جائے۔

(۵) شروع سے کلب تبسم دے کہ وقت، روز، پیر، اور ہر چیز کی طرف سے باعث ہیں اس لئے کہ ہر کام کی حوصلہ افزائی میں کہہ دے کہ تمہارے لئے یہ سب کاموں میں شامل ہے۔

ہے اس لئے علم ہوتا ہے کہ وہ عورتیں جو عاصی اور بدچال ہیں

اور وہ ہم اندر بڑی اور دوسرے شرکاء کے لئے دغا فوقاً تعلیم کا نام سے انتظام ہوتا رہے۔ غنچنل کرکین کو جس سے مراد اور عورت و صوفیہ کے بن کو ن غلامانی سواوں کی خاص تعلیم دی جاسکے۔ اگر ضروری ہو اس مطلب کے لئے کن کو دوسرے ملکوں میں بھیجا جائے۔ ان مضامین پر خاص کنکریوں کی بھی شد ضرورت ہے۔

ہمد کہیں وئی تعلیم ہی سے۔ وائی ڈیویو۔ سی۔ سے سٹڈے سکول کی تحریک کی کوشش۔ انجمن مدرس و فیروہ جن عتوں سے مدد مل سکتی ہے کلیسیا کو یہی مدد کا غیر مقدم کرنا چاہئے۔

(۹) کلیسیا نے بھی تک پلوسے جس سے ہم اس نہیں کیا کہ مغرب میں خاص کر اور مشرقی مسیحی چرعوں میں عموماً ایسی عورتوں کی ایک رجعتی ہوئی تھی وہ ہے چرشادی نہیں کرتیں۔ یہ عورتیں کلیسیا کو بے ہمتا ٹانڈہ پہنھا سکتی ہیں اس لئے کلیسیا کا فرض ہے کہ وہ ان کی خدمات سے خود غار رہاٹھ گئے۔ (۱۰) غنچنل مشنری کو شل دنیا بھر کی کلیسیاؤں پر زور دے کہ وہ بہتر مسیحی گھرنے بنائے پرف سے توجہ دیں۔

(۱۱) انٹر کیشنل مشنری کو شل تمام کلیسیاؤں کو مادہ کرے کہ وہ ان مشکلات کا خاص طور پر مشرک معاہدہ کریں جو کئی خانوادوں کے پیش ہیں۔ قائدانی عبادت و پناہوں کی تعلیم۔ والدین کی تربیت اور بہتر گھرنیاں کرنے کی کوشش میں نمایاں چہرہ سب اگلے کئے جائیں اور ان کے عبادت چھپنے میں تاکہ ساری کلیسیا وہ مدد پہنچے۔

آخر کار ہم مسیحی گھروں سے بڑھ کر اچھ کرے ہیں۔ وہ گھرنے میں خود کی زندہ خصوصیت کو زمرہ نوٹس میں کریں اور خود کو جو بحث طلب ہستی نہ

سمجھیں بلکہ اس پر عمل پیرا ہو کر رہیں۔ مس وافر سدا یاد رہے۔ ایک سے دوسرے سے پیکرنا سیکھیں۔

مذہبی تعلیم

ہم ہم میں ہر کار دنیا کے ہر حصے سے تفریق نہیں کہ کلیسیا کے لئے ضروری ہے کہ مذہبی تعلیم ہم بہت زیادہ نوردے۔ اس کو زیادہ موثر بنائے۔ اس کو اپنے کام کی بنیاد بنائے۔

+++++

کلیسیا کے تعلیمی پروگرام کے یہ مقاصد ہوئے چاہئیں کہ خدا اور مسیح کو بھروسہ اور انجلی کے ماننا اور سمجھنا ہوئے۔ خدا کے۔ تہ و نامہ اگت۔ کا تجربہ کیا جائے۔ مسیحی زندگی کے فلسفے کو سمجھا جائے۔ مسیحیت پہل چلوں کی تہ و فرا ہوئی رہے۔ مجلسی اصداج میں ایک جیسے بیا جائے۔ ۱۱۔ پنے ملک اور دوسرے ملکوں میں کلیسیا کی عبادت اور کام کے لئے جیسی مدد کی منتظر کی جائے۔

+++++

(۱) ہم سفارش کرتے ہیں کہ زور دیا جائے کہ انسانیت اور تعلیم میں جوئی زمین کا ساتھ ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے بغیر و صحت سے رہ جائے ہیں۔ (۲) ہم سفارش کرتے ہیں کہ مذہبی تعلیم دینے میں لوگوں کے ملی تعلیمی اور روحانی تجربوں کا بڑا لحاظ رکھا جائے۔

+++++

ترقی پر سب سے پہلے اس سے صحت، ان کے گناہوں میں روحانی کو بیکار کر دیا ہے۔
 کلیسیا کے شریکوں کو وہ شخص بھی جو کلیسیا کی برادری سے تعلق نہیں رکھتے
 ایسا سادہ کتابوں کی تلاش میں ہیں، جن سے بائبل کے مطالعہ میں مدد ملے
 اور نہ ہی میں دعا کی حاجت کا احساس ہو سکے۔ مگر بائبل کا فرض ہے کہ کھپ
 کے پڑھنے والے کو وہ دو قسم کے شوق کو برقرار رکھتی ہے۔ لیکن ان کی روحانی
 زندگی کی ترقی کی کوئی سید نہیں جب تک کہ وہ بائبل کا مطالعہ
 و دعا کی عادت نہ بنیں اور اس کو ہر قدر رکھیں۔ یہ عمل مسیحی زندگی
 کا ناقابل گریز عنصر ہے۔ روحانی ترقی کے لئے مٹا دینا ضروری ہے۔

(۱) اگر نہ کوہ ہاد سفاروں کو بھی جائز سمجھا جاتا ہے تو لازم ہے کہ ہم اپنے
 صدف کے کو بچ کر لیں اور پکا اور سرے کے ساتھ مل کر ان کا ہرگز انہیں

(۲) ہم ساری کونے میں کس تمام تہذیب کا ایک ایک کپ میں میں کہا جائے
 جو شخصی بائبل کے مطالعہ کے لئے مختلف شکلوں میں استعمال کی جا رہی ہیں
 اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔

آٹھواں باب

آٹھویں زمرے کا بیان

کلیسیا کے دیسی خدمت پر درمی یا خیر برادری

اس زمرے نے مذہبی زندگی کی حیثیت و بائبل پر غور کیا و تیسیم
 کیا۔ مذہبی کلیسا میں موجود طریقوں سے مشغول نہیں۔ بحث ہوا کہ کیا
 ایک دوسرے انہوں سے مان و ذاتی پائے اور اس سے کیا فائدہ ملے
 نقصان ہیں؟ اسی طرح مذہبی حیثیت کی تعلیم پر تبادلہ خیالات ہوئے اور یہ
 بھی سوچا گیا کہ انہوں کو کس طرح تعلیم کی رہنمائی کے لئے تیار کیا جائے، لیکن
 اس پر بحث اس پر ختم ہوئی کہ ہر ایک بیان درج کرنے کی ضرورت نہیں
 سمجھی گئی۔ صرف ایک ضروری حصہ بطور نمونہ انفرادی اس طرح کیا جاتا ہے۔

شرکائے کلیسیا کی رضا کارہ خدمت

نفاذ و ترقی برادری کو ذہنی خدمت کے لئے تیار ہیں۔ یہ عہدہ
 کی اہمیت اور دنیا میں اس کی اہمیت کے متعلق مطالعہ ہے۔ اس سے پتہ
 چلے گا کہ شرکاء پر ذمہ داری عائد ہے کہ وہ کلیسیا کی مسیحی خدمت میں حصہ

پہی صاحب پروردگار نے ہی میں روئے نہ ہوئی ہے بے بیکار گھبراہٹ کے مسائل کے حل کو دیکھنا کسی مفسر کے فرض میں شامل ہے کہ جو کہ یہ کہ ہم ایک تحریک سے باہر ہی انجام دے سکتے ہیں۔

ہمارا بزرگ گھپ ہیں کہ وہ آگ ہے جب کسی مسیہر باطل سے ملے کسی کے لئے
 و سخت ہو جئے۔ جسکے پاس کے نقد میں ماگ خود لوہے یا حیدرے فاضل
 میں نہیں ہوتی یا پتے ہلکے سڑکیا سڑک کے ٹکوں میں جیسی کیسی ٹیل
 پاؤں کا حکم کے جی میں جوہر درمیاں میں کہ سراج میں پنے قلم لیر اور
 جس کے صبر میں میں کافی خود ہے تبھی بہرہ کی جوتی جا ہے تو
 کلیہ میں زندگی میں جس حصہ سے دے سے ہوں۔

ہم چاہتے ہیں کہ مشنری سکولوں اور کالجوں اور مسیحی درس خانہ تعلیم کھلا رہے۔
 ڈیپارٹمنٹ کے ہر فرد بہت گھر چھوڑا ہے۔ چھٹا کھمبہ بن رہا ہے۔ کچھ بھول ہیں
 نفس ٹھہرا جائیگا انہی ہی سببوں امید کرنی چاہیے کہ مسیحی تحریک میں
 زیادہ چمکا ئی پیدا ہوئی ہوگی۔ مسیحی تعلیم کلیسیا کی ہر جگہ کیلئے لازمی
 ہے۔ ان چاروں گروہوں کے درمیان کلمہ بچانے میں حواس کے درمیان
 ہے۔ شکر کا اور سرور کا دنیا کے لئے کھودے ہوئے اور چھپنے والے سے نفس بچانے کا

(ب) تندستی و شفا دینے کی کوششیں

اس شخص کے بیان میں اس خدمت کو عین خدا کی خدمت سمجھنا چاہیے کہ
مطابق وہ گپ سب کو خود دہندہ ہے جس میں ہم پر ایمان رکھیں۔ تجلیب سید میں
اس خدمت کا معنی ہے کہ جو لوگوں کا غرض ہے کہ خدا کے
کردار کو سمجھا دے۔ اس میں تجلیب سید کی خدمت جاری رہو۔

سب اور کسی بھی انسان کو ضرور ہے کہ پرانی کلیں پر جس قدر دیکھ
اور دیکھیں گے اس کے کتنی سے کتنے اس غرض سے کہ ہم ان کو
ہے کہ خدا ہی حب وہ ہیں فی علاقوں کی ضرورت کو کہہ رہے ہیں
پھر خدا کی جائے اور اس میں عرصہ کیا گئے ہے کہ شہر کی مہر
اور دیگر اس کے علاقوں میں اس کے کاموں جو ہے ہم اس کے
ہمان کے ضرور ہست کو اس کتاب میں درج کر رہے ہیں جو کا
بہ کلیں کی فہم داری ہے

تندستی اور شفا کی حد تک شہر رخ ہی سے دس گلیوں کی فاصلہ پر
 مکتوبہ بنائی چلی۔ یہ نرم ہندوؤں کا کام کے لئے خوبصورت
 دیرینہ مکان تھا جس پر یہاں کے مسلمانوں نے بھی پناہ
 کافی پزیر کر لی تھی۔ یہاں سے سبیل کی تعمیر ہوئی تھی۔ یہاں
 مسجد کو گھاسا کرنے کے لئے گلیوں کو تعمیر دی گئے تھے۔ وہاں
 کوترغیب دی جا رہی تھی۔ اس کام میں دس برسوں کی شفا دی جا
 رہی تھی۔ یہاں سے مسلمانوں کا عرصہ مناسبت کی حد تک کی
 میں حاکم کا کام یہ خاص تھا۔ وہاں کے عرصہ کی تعمیر میں
 لئے ڈھائی گز سے بیسیوں کو پینٹس پہنچانے کے لئے
 کوترغیب کی کتبہ اور مسجد وغیرہ سے مدد سے یہاں تک پہنچے۔

اسی کام میں کلیسیا کا مقصد ادا پلیر ہوتا ہے جسے فرس یا سب
لاپے کہ کلیسیا میں ذمہ داری کا احساس نہ کرے اور اس کے لئے یہ
تجربہ میں سے خاص تعلیم ملنی چاہئے۔ یہ سب باتیں ہوگا اگر کسی خدمت
میں شامل ہونے والے کو خاص عبادت میں مخصوص کب جائے۔ یہ بھی ضروری

یہ کہ کہ دینا کلیہ کے ترمیم کو جو اس صورت میں میں ہوا ہر کسی سے
پوری فائدہ دی دی جائے۔ ہم سب کو کفر میں کہ حق و ساری جو حق کیسے
خود دی ہے۔ میں نے اس کو کلیہ جو سے خود سے و انہیں کو سکتی کلیہ
اہل کا۔ خود ہی حرکت اور دوسروں کی بہت فری سے سکتی ہے۔

دسواں باب

دسویں زمرے کا بیان

مستقبل میں مشتری صاحبِ دل کا کیا کام ہے
اور اُن کی تربیت کیسے ہونی چاہئے

اگر انہر کے سنے، تو "نور" پر بین دیتے ہوئے نہ دیتے۔ یہ سنا
کی جیسی جرمہ ایک ہے۔ اس حدیث کو مضبوط بنانا سب کا فخر کا کام
ہے۔ اس سنے میں میں جہاد کیا ہے۔ یہ سنا مشغری کہتے ہوئے چائیر
احوال کو بہت زیادہ کیا ہے کہ اگر کسی ہجر پر تفسیر دے کر کسی صورت
نہیں بھیجی گئی، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ "ناک" ہے، نہ مسلمان، نہ کسی تاجر، نہ
علماء اور مشغری، یہ جہاد کو دھوکا دے کی صراحت ہے، اس کے معنی ہیں تہا
کر نے میرا۔ حوالہ کیا، جن صاحبزادوں اس مضمون سے دلچسپی ہو، اس میزان کو
لکھنا اور پڑھنا ضروری ہے۔

بارھواں باب

بارھویں زمرے کا بیان

کلیسیا کی اقتصادی بنیاد

(۱) حل طلب مسئلہ :-

کلیسیا کی مالی مشکلات کا حل بھی ہو سکتا ہے جسے کہ دس کا مجموعی مفید نظام متروک جائے اس سے ہمیں تسلیم ہے کہ دینیئے اقتصادی نظام کا مسئلہ کلیسیا کی پاکو مسئلہ تو یہ کا محتاج ہے۔ اور کلیسیا پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ نئی طرز کی عیسائی تنظیم قائم کرنے کے لئے تجربہ کرے۔ اور نوجوانوں کو اپنی تعلیم سے تمجہ ہارے کہ مجاہد کے موجودہ اقتصادی نظام تحت لئے ترقی کی حالت میں ہے اور اسے نہ سادہ ضروری ہے۔

(۲) یہ مسئلہ دراصل روحانی سوال ہے :-

کلیسیا کی مالی ضروریات صرف اس کی روحانی زندگی سے ہی وابستہ ہیں۔ کلیسیا کا رویہ پیش کی روحانی زندگی کی توجہ ہونا چاہئے۔ اور اس کا حصہ دینا ہے۔ اور اس کے اپنے عقیدوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی روحانی زندگی کا اظہار اور ترقی کو دینا ہے۔ اور اس کے اپنے عقیدوں سے پتہ چلتا ہے کہ

باب کے لوگوں کو کہنے سے سخت مل کرنا چاہتا ہے۔ روحانی طبیعت سے فائدہ گزرتا روحانی ترقی کے لئے بہت ضروری چیز ہے۔ + + +
ہر مسیحی کا فرض ہے کہ وہ کلیسیا کی ضروریات کے لئے اپنے مقدور کے مطابق بائبل پر مبنی اور باضابطہ طور پر دوسرے دوسرے کے درمیان حاضری اور اس میں حصہ کے لئے ہمدردی ہو جن پر وہ پر خرچ کیا جائیگا۔ لیکن صرف ہمدردی ہی کافی نہیں بلکہ دینے والا خود اپنے ہی خدمت اور ہمدردی بھی دینا ہے۔ یہ اصول خدا کے کلام کی تعلیم دینا کلیسیا کے جدیدوں کے تجربے کے عین مطابق ہے اگر کلیسیا کی اس معاملے میں کچھ فیصلہ نہ لگائے گا تو تاریکی کی جائے اور یہ چھوٹا روحانی گروہ کلیسیا کی دشمنی نہ رہتا بلکہ رہتا ہے کہ کلیسیا کو ہر کارکن کی مدد دینی ہوگی۔ لیکن یہاں تک کہ کلیسیا کے باہر کی ضروریات کو پورا کرنے پر ایسا زور دیا جائے کہ شادی کی جیں کتا ہی ہو جائے۔ خواہ ہی سے ہر ایک کلیسیا کے لئے خداوندی کی کو ہی دنیا کا زمی امر ہے۔ اور اگر کلیسیا اپنے سے بہرے کے طور کی ہمت کے لئے مانی ہمدردی تو اس سے اس کے بہت سپروٹ بن جائے ہیں کوئی فرق نہ پڑیگا۔

(۳) مسیحی جماعتوں کی اقتصادی حالت کی بہتری :-

مسیحی جماعت کی اقتصادی حالت سادہ کلیسیا کی خدمت کا لازمی جز ہے اور صرف کلیسیا کی نظام کے مالی ذرائع پر اس کی موقوفہ نہیں بلکہ خداوندی کی روح میں مسیحیوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے انھیں انسانوں کو قابل برداشت حالت سے آویز کر کے ان کے لئے کلیسیا کے لئے مانی ہمدردی و ہمدردی سے اقتصادی حالت کا مدد کرے۔ + + +

کے خراجات سے مددے اور ہر ایک کے مدلوں میں بشارتی کام کے اظہار ہوتے
سے وہں کھوس کر پتہ دہنے کی ضرورت نہ پائی۔

(د) بعض اقد باہر سے آبا بٹوارہ میہ ٹھیک ہنگر نہیں لگا باہر سے لکھ کر
نقطہ ٹھیک نہیں ہوتا

جیسے کہیں وہ مواد دینے کی بھی نگرانی نہ ہے وہاں یہ مددیک
مرکزی خزانے سے دی جاتی ہے اور اس کی کلیبوں وہ اپنے اپنے گروہ
میں دینے والی یہ مدد دیتے ہیں۔ پھر یہ وہ مرکزی خزانے میں ہاگرا
اور ملک پر مبنی قدم نہیں کے دیتے۔ یہاں وہ اس کی بھی خزانے میں شامل
ہو جاتے اور اس کا عظمیٰ خیمہ کی مرکزی کمیٹی کے سپرد ہو۔ ہر حال میں
جس ابھی تک پر سہان کی نگاہ یہ کلیبوں کی خراجات سے لئے ابھی تک
مدد دی جا رہی ہے اس مدد میں جتنی مدد کی ہوئی رہتی ہے۔

بمقام چند بے ظرفین کا ذکر کرنے میں جس نے اس خطبے کے موضوعات پر اجابوں کی خصوصی حالت میں ترقی ہو گئی ہے اور اس حور کلیہ ساؤں کو زیادہ مان مہل ملے۔

دلف اچھی مادہ بھی، شکرک کی نہیں

دوب، نہین کے ایک ٹکڑے، چند قصوں یا حدیثیں کو غور کی تندر کر دینا
کہ ان کے ذریعے جو بدنی مہم وہ کھسپے کے سے قصوں روئی جسٹے۔

(حج) کلیسے کا پڑا کھیت چورہ کلیسیا کے شریک یعنی محنت سے جس میں ہر ایک
مرد جس کی قیمت کلیسے کی ملکیت ہے۔

(د) آپ اپنے گھروں پر سنبھل و حقیقت کا دھوکہ لگے ہیں کی سہ فی سہیا

۱۵۔ یہاں مسیحی کتب خانہ میں بھی نہ صرف جماعت کی روحانی حالت سے بلکہ اس کی فکری اور تعلیمی زندگی کے سبھی پہلوؤں سے وابستہ ہوں۔

(۱) کلیسیا کے ہر شریک سے درخوب کی جیسے اور اس کو کلیسیا کے سارے
کاموں کا ماتیب ہم چھپائی نہایت اور اس کے ان جو مت کی جیسے کہ وہ ہر شعبہ کی
دست سے ملزوم غنیہ چھوڑ دے۔

۱۰۰ مسیحی و دیگر

حج، کھلیا یا روپیہ بے جمع کرتے ہیں، چنے دہی اور قزویمہ طائفوں کا استعمال

چند روز پہلے:

[illegible]

دن باقی ہے آگے بڑھ کر دیکھیں سچی ماحول پر مبنی ہے کہ وہ زندگی
کی ادنیٰ دنیا کے محقق ہیں کہ وہ پھر عرقاں کریں اور وہ ہیں کہ وہ اپنے
کو کس طرح زیادہ دوسری سے جہیز کی طور پر استعمال کر سکتی ہیں۔
سزا کا شوق ہے کہ وہ نہیں ہے روحانی کھن کو جہیز دینے کی ضرورت ہے

چاکر تین کے دن جب دنیا کی غرضات اور کلبہ کے لئے لانا فی موقعہ میں ہم
خدا کے واسطے کہ نور پاؤں۔ اور دعا کر سکتے کہ وہ آسمان کی عزت کیا کر
لئے کھول دے۔ پرانی کلبہ میں سے نہایت مستعد ہوتا تھا۔ چھپے پڑے
مردم کے لئے نہایت سوداگرانہ سودا دینا کی لئے ترقی کے لئے
خدا کا واسطہ ہے۔ اور جس شخص سے کہ خداوند میں معصیتوں کے لئے
عزیز دہائی کی بنیاد رکھا بیگا جس کی پاک رسی کے زیادہ مطابق ہوئی ہو

+++++

(۶) سفر و شہادت :-

ہم سفر و شہادت کہتے ہیں کہ
ور کلبہ کی مختصاتی زندگی میں اس صفت میں کہ ایک روحانی
مسئلہ کے بھیجے ہوئے۔ اور ان کو کہ وہ فی سے چند دہائی کی تعلیم دی جائے
اور ان کے لئے سبھی فرض پر ریزہ دریا جائے۔
اور ور کلبہ کے مان خود پر اپنے وقت پر کھڑے ہوئے۔ کے میں رجعت
سبب صورت کو بھی رہ جانے ہوئے ہیں۔ اس حالت کیونکہ کہ وہ نہایت بے حاشی
کلبہ کی رضا کارہ گواری اور اس کی نئی کا تہہ ہوئی ہے۔

(۷) ساری حاشیہ کلبہ کی : خدا کی حالت ایک عجیبی صورت میں اس لئے کہ
کلبہ میں غریب کلبہ کی نئی دہائی کے طور پر نہ کریں بلکہ اس کی حرکت
کا ایک خودی میں سمجھیں۔

(۸) دہائی سے نئی کلبہ والی کو مان دیا دے کی حرکت عمل میں تبدیلی کی جائے
تاکہ وہ یہی صورت پرید ہو جائے جس سے اگر بعد میں یہی ہو جائے تو یہی کلبہ
کے ضروری کام میں رکاوٹ نہ ہو۔

(۹) جب کسی نئے عہد میں کام جانی ہو تو شروع ہی سے نئی کلبہ بنائیں
کا نظم و انضام ہو کہ وہ خود اپنے غرض کی تعمیر کریں۔

(۱۰) زور دیا جائے کہ نہ کہہ۔ نہ صرف اپنے غرض کو سب سے پہلے بلکہ
اس میں دوسروں کی خدمت میں رہی ہے۔

(۱۱) ہر ایک مان کو تعلیم دی جائے کہ وہ جس طرح اور جہتی غرضت
میں اور سرگرمی سے لگے۔ اپنے غرض کی رہنمائی کریں۔

(۱۲) چونکہ بہت سے ملکوں میں دوسروں کی زیادہ کلبہ و سبب بنائیں گئے ہیں
نئے عمر میں۔ کے ملکوں میں۔ ساری کلبہ کی حرکت و زور و انجیل کے
پاس میں کو خاص طور پر تیار کیا جائے۔

(۱۳) کلبہ والی کام میں وسیع ہونا چاہئے کہ تعلیم یافتہ لوگوں سے ملکر وہ
قربانی کی خدمت میں لگے اور بہت سمجھیں۔

(۱۴) کلبہ والی بنی بنیاد میں انصاف اور محاسنی حالت کا خاص خیال رکھیں
اور اسے سدھارنے کے بعد اگر کم کو بشارت۔ تعلیم اور خدا دینے کے کام کے
جراہ دے دے۔

+++++

(۱۵) خودی میں : و شہادت حاصل کرنے میں وہ کلبہ میں جلد و حیاں ہیں
کہ وہ کس قدر چنے و اچھے کا بہترین استعمال کر سکتی ہیں۔ بعض شخصوں کی صورت
میں ایک سے زیادہ کتب فرقی کام کر رہے ہیں اور ان کے بعض کام بہت میں
نہ کا ایک دوسرے سے کوئی حق نہیں سمجھتے۔ یہ روئے اور حرکت متعلق ہونے
ہیں۔ ہر ایک ایسے بنے ہوئے کام کو چند مردہ بن جائے۔

(۱۶) ہر ایک میں مناسب و ممکن ہو کلبہ یا کلبہ کی و شہادت بہترین ہے۔

سے سرکار اور دیگر کام کرنے والوں کے ساتھ اشتراک کرے۔

(۱۴) کلیسیا اپنی ضمیر کو ٹٹولے اور سوچے کہ وہ کہاں تک پہنچے ہوئے ہیں
مسیحی اصولوں پر کار بند ہے وہ روپیہ کس طرح استعمال کرتی ہے۔ اپنے
تنخواہ دیکھ کر کہے وہ اس کو کیا معاوضہ دیتی ہیں اور ان کی بائیں کاپی انتظام
کرتی ہے۔

(۱۵) اپنے غلامہ کارانہ اس کی اقتصادی حفاظت کے لئے وہ محنت یا
پروڈنٹ فنڈ کا انتظام کرے۔ وہ اس طریقہ کے لئے اپنی اقتصادی
دفتر واری کو بھر دے۔

تیرھواں باب تیرھویں نمبر کے کا بیان

کلیسیا اور موجودہ مجلسی اور اقتصادی نظام

اس نمبر نے بتایا ہے کہ جو دنیا، حیرت انگیز تبدیلیاں
میں۔ اور کلیسا کا فرض ہے کہ جرنل کو سکھائے۔ عہد کی کلیسا، دوسری
جس ہے۔ جس کا مقصد خدا کی بادشاہی نہ ٹھکانا ہے۔ بلکہ کلیسیا
اپنے مقصد کو حاصل نہ سیکھتی اگر وہ دیکھ سکتی تھی ختم ہوتے کرے۔
بک حرف تو اسے ہر سچی کوئی تبدیلی کے لئے تیار رہنا ہے۔ وہ دوسری
عرف عمومی صانع میں حصہ لینا ہے۔ مگر جس طرح کام چاہو وہ دیتے ہیں
دریش نشوونما کہ کلیسا نے دنیا میں سچے و سچی اصولوں کی روشنی میں عمل کرنا
چاہیے لیکن حقیقت جو ہے۔ وہ دنیا کا کلیسا کی زندگی سے بے فائدہ رہا ہے
تھا کہ ایک ہی کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اس پر سچے سے سچا ۵۵۵ جہاد ہے تو
کلیسا کا کام نہ ہی مرنے کا ہے۔

اس نمبر کے ساتھ ساتھ بتایا گیا کہ کلیسا ہے جو کلیسا یعنی صرح
کے لئے دنیا کے تمام جتنوں میں رہی ہے اس لئے ان عقائد کا بیان
نہیں دیا جاتا کیونکہ موجودہ کلیسا کے عجیبی طرح کے بہت سے سیکشنوں
سے وقت ہیں جو کلیسا کی طرف سے ناظم ہیں۔

میں کھینچا کے لئے جب دور دور کا مقام ہے کہ وہ خدا کے ستاروں کو پھیرنے
گاہ کا اقرار کرے، اور مافی کی خوشی سے پورے

دوہم میں انصافی لڑائیوں کا بھی تذکرہ ہو سکتا ہے جب سان خداوند کی
انجیل سے یوں ہی برآمدی میں سبکو کو خوشی و زمین انصافی زندگی کا نشانہ
خداوند نے میں محبت کے وہ نشانہ ہیں جسے دہنے میں ان پر عمل کرنے سے ایک
نئی یوپیہ ہو سکتی ہے جو نہ وہ خدا کی مصلحت سے مصلحت ہو سکتی ہے جو
اصول جس پر چمکتے عمل کرتا ہے وہ خدا سے محبت ہے اور میں محبت کے
معنی ہوں کہ ہم اپنے نشانہ بنائوں سے بھی محبت کریں۔

سچی مصلحتوں کو جو عیب سے مافی نہیں سن اس کا تقاضا ہے۔ وہ
کام میں محبت عملی برائی ہے اور میں سے دوسری قوموں کو نقصان پہنچا
خداوند نے سب قوموں کو وہی نشانہ پر پہنچنے کی ایک ہی قانون سے پیدا کیا ہے۔
اس نشانہ کو وہ دوسری قوم کے حقوق اور مفاد کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔

دوسم میں سچی مصلحتوں کو سمجھنا مافی میں دنیا کو پیدا کیا کا فرض ہے۔
میں کھینچا کے لئے مقصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی سبب یہ کہ وہ وہی انصافی
پر عمل کرے نہ وہ کھینچا پر عمل کرے کہ وہ ہر قسم سے خود سے پاک
ہو اور میں میں سچی مصلحتوں کا وہ خوب مشاہدہ

کچھ مصلحت کے مختلف احوال میں ہوں اور میں ہر قسم میں کھینچا کے حوالے
سے دیکھ رہے ہوں، ہم کھینچا میں انصافی انسان کو چمکانے کے لئے بہت کچھ کر
سکتے ہیں۔

خدا کے لئے تو سچی خیریت اور بہت فرق ہے بعض لوگ جنگ میں
بے رحمی سے ہر حالت میں سچی جس کے برخلاف مجھے ہیں اور میں کوئی رائے

میں جنگ نہیں ہے نہ ایک نہ دوسری میں کسی جب تک وہ نہ ہو۔ وہ
پہنچے ہیں میں انصافی میں سب مصلحتوں میں ہیں کہ وہی انصافی
گناہ کا نتیجہ ہے اور گناہ کو یہ کہ کھینچا کا کام ہے۔ ہر قسم سے وہ کہ
خود خود وہ ہے لیکن ہم سب کو مل کر خدا سے مافی مانگنی چاہئے۔

سچی سوسائٹیں بہت کام سے ہیں عموماً شریک شریک ہیں
بہت خداوند کے سن میں وہ خود سچی شریک کا قیام ہیں۔ میں چلنے
کہ وہ دوسری کام پر ہوتا ہے اور اسے فوری سے یاد نہ ہوتا ہے۔
نہ کھینچا کی شریک میں وہ دوسرے کھینچا کے قیام ہیں۔ یہی وہی وہی
کہ فوری میں حجاب کو حاصل کام یہ کہ مافی سے کہ کھینچا میں عالمگیر
ہو اور میں نہ خدا سے میں خودی نظام کو وہی مصلحت کے میں کے مافی
چمکتے ہیں۔ میں سکتی ہے

میں کھینچا کو مافی میں چمکتے ہیں انصافی میں میں کھینچا کو مافی میں
میں کھینچا کو مافی میں چمکتے ہیں انصافی میں میں کھینچا کو مافی میں
میں کھینچا کو مافی میں چمکتے ہیں انصافی میں میں کھینچا کو مافی میں

ہر ملک کلیسیا و تین خصول سے پہنچا ہے۔ یہ نہ ہو۔

(۱) کہ کلیسیا اپنے ممالک کو بے سوچے سمجھے ملک کے مامورین کے مطابق بندھے۔

(۲) کہ کلیسیا ملک کے تخت ہو کر اپنے فرائض منصبی کو ٹھیکہ دینے اور ڈر سے ہر ملک کو ٹھیکہ دینے اور یہی ملک کے خزانے سے برکھنے کے ذریعے سے

۳۔ ملک کے دہائی و سترے وہ ہے ملک اور قوم کی سے خوش خاندان

کرنے کا۔ ارادہ پھر دے کر شش گشت

اور کلیسیا اور ملک شش گشت شش گشت

گو کیا کے بعض خصول میں کلیسیا اور ملک کے درمیان کس کس شش گشت

ہے۔ ایسی صورت حال کسی قدر کلیسیا کی اپنی عقلی سے پیدا ہوئی ہے جس

جس ملک میں ملک اپنے شہریوں کے نقطہ نگاہ کو، یہاں چلنے

کے آگے واپس سے جو کسی مصلحت کے عین منصف ہو چکا بعض دفعہ وہ

ایسے نقطہ نگاہ کو بغیر ملکوں پر مذکور فی سبب سے کلیسیا کو ایسے خطرات

کو سامت ہونا سے خود ممالک کی خاطر اور اپنی لاف زبانی اور گوئی کو

برقرار رکھنے کے لئے مجبوراً اپنی کارروائی چلتی ہے۔

۴۔ کلیسیا کے حقوق:-

دعوت، مذہبی آزادی کے بعض حقوق ایسے ہیں جس کے لئے کلیسیا کو

سرکار کرنا چاہئے وہ حکم ہی کی صورت و زری کے لئے کی مرگب ہوئی ہو

میں کی اپنی کارروائی ہو چکی اور اس کا یہاں اثر ہونا ہے کہ حقوق ہیں۔

(۱) عام عبادت کے لئے یہ روک ٹوک نہیں ہونا۔

پندرھواں باب پندرھویں زمرے کا بیان

۱۔ مملکت اور کلیسیا:-

کلیسیا یہ ہے جسے مملکت کی طرف سے کا یہاں پندرھویں مملکت کی طرف سے

تخریب ہر مملکت ہو چکا ہے جس میں صدر و مملکت کی روح پانی چٹ

سے کہ کلیسیا کو شہر کے باغ و بہار سے کہ مملکت کا فرض

منہ منہ ہے کہ وہ قانون و تین کو برقرار رکھے اور اپنے شہریوں کی

عام زندگی کو بہتر و زیادہ خوش بنائے۔

(۲) کلیسیا بعض ملک میں مملکت کی مصلحت بھی کر سکتی ہے اور

۲۔ اس میں نہ ملک کا ایک ہونا ہونا چاہئے کہ وہ ملک کے مملکت

پہنے تمام قوانین۔ مصلحتی و مملکت کے ہیں و مملکت کی اور مصلحت

کے اس میں مصلحتوں سے سرور ہے نہ سبب جن پر عمل پیر ہو

سے بھی مملکت پہنے سے عروج پر چل سکتی ہیں۔

۳۔ یہ عرصے جب کاموں میں کلیسیا دل و جان سے مملکت کی کار

کرتی ہے۔

۴۔ کلیسیا کو چاہئے کہ جب مملکت نہایت اور مذہبی کے اصولوں کو

توڑے تو وہ نکتہ چینی کرے سے پھر تھی: کلیسیا۔

۴۔ بندہ شوق کے اندر کام کرے۔

کلبیہ کے سامنے دو دروازے ہیں۔

میں کہ دو دروازوں کو ہر جی گھر پر سکھائے گئے وہ اس طرح اپنی ذاتی زندگی کو ہر پاسہ سرتی جھا سکتی ہے۔

دو دروازوں کو جوہوں کی طرف اس کا پورا دھن بوجھ مکت میں نہیں لے دیا جاتا ہے کیونکہ اسے اپنے انسانی اور کلبیہ کی جہاد میں جہاد نہیں جہاد جہاد ہے کہ جب بندہ حق کے خلاف کلبیہ کو توڑ دیتی ہے پائے وہ درگاہ پائے نہ کلبیہ کے سر پر کہ عبادت کا سامن ہو تو ساری طبیعت اس کو گھر میں شریک ہے۔

تو کلبیہ کو نہ خدا کی خاطر سب کو کہ اپنے واسطے دے سکتا ہے نہ خدا کی خاطر نہ چاہے وہ دعا کرے میں کہ اس کا کوئی اور کام دے وہ خدا کی گواہی مانگتا نہ ہائے اور خدا ہم کو عاقبت دے کہ اگر ہمارے ایمان کی کوئی چیز ہو تو ہم بھی اس میں حصہ ہیں اور اس میں حصہ۔

تو کلبیہ سے دوسری سمت کو کہ اس کو وہ ایک عرصہ دن اٹھنے ہوئے ہیں ان میں بھی کلبیہ کے لئے دعا کریں جو خداوند سبحان کی خاطر دعا کر رہے ہیں۔

سوچو سوال باب

(سوچو سوچو زمرے کا بیان)

اتنی داور شراکت

سب سے پہلی چیز جو شریک ہو گئی ہے شریک میں حصہ ہوئی تھی اس لئے جس کو کہ شریک کا سر ہے وہ بھی شریک کی ہمت ضرور ہے وہ شریک کے حصے سے نہیں لے سکتا اس میں حصہ بہت سے ہیں تو شریک کوئی ہے وہ شریک کے لئے نہیں حصہ کا شریک نہ چاہئے۔ لیکن ہم شریک ہیں کہ کلبیہ اس میں حصہ نہیں لے سکتا وہ ایک دوسرے کے ساتھ شراکت میں بھی ہمت کی ہے نہ کہ ہم میں اس امر کا پورا حصہ ہے نہ شریک کے حصے کلبیہ میں ایک دوسرے کو زیادہ سمجھنے لگی ہیں وہ ایک دوسرے پر بھروسہ کرنے لگی ہیں ہمارے ایک حصہ حصہ دوسرے سے ہم ایک دوسرے کے خلاف شریک کی دولت وہ وقت کی زیادہ قدر کرنے لگے ہیں وہ زیادہ کجیوت میں سے ہیں اس روئے عالمی ایک جہتی ہے ہم پر واضح رہا ہے کہ ہمارے خاص و غاف خاص و غاف شریک کے حصے میں اس قدر حصہ ہے۔ غافل جہت میں اس کو یہ گواہ تھیوں سے کچھ سکتی ہے وہ کلبیہ کی ہماری غیرت سے متعلق چھری گئی کہ گواہ ہند کو ہے۔ ہم نے ہم سے کہتا ہے کہ گواہ کے حصہ میں ہے اس لئے جو صرف ہند کو کہتے ہیں

شروع کے ہمارے ہیں یا کامیاب بنانے ہمارے ہیں یا اس بات کی کافی گواہی ہے کہ شرکت کے سبب بعض ایسے مشکل کام سرانجام پائے گئے ہیں جن کا حیلہ و طریقہ نہ تھا کرتا نا ممکن نظر آتا تھا۔ ہم خوشی اور دلی تسلی سے اپنے کامل پیشینہ کا اظہار کرتے ہیں کہ نہ انے خود ہمیں اس شرکت کے راستے پر ڈیٹا ہے اور ہماری شریعتی خدمت پر اپنی ہمت کی قرینیت کی ہے۔

اس لئے ہم بھی بڑا کام ایک دوسرے کے ساتھ شرکت جاری رکھیں۔ اور ان مشہور ہیں جہاں شرکت سے کام نہیں لیا ہمارا یا شرکت کافی درجے تک برقی نہیں جاری زیادہ شرکت سے کام کریں۔

ہم خاص طور پر توجہ دینا چاہتے ہیں کہ کلیسیا کے نادریوں نظام میں شرکت کی سخت ضرورت ہے۔ کلیسیاؤں کو چاہئے کہ وہ اتفاق سے یکساں تاریخی انتظام کریں اور اگر ایک کلیسیا کسی اپنے فکر ایک کی تادیب کرے تو دوسری کلیسیا میں اس حکم کی خلاف ورزی کے لئے کسی قسم کی مدد دیں۔ لادوسہ کہ شکاری کی رسوم اور دیگر رواجوں کے متعلق سب کلیسیاؤں کا رویہ یکساں ہو اور یہ رسم و رواج لوگوں کی عینیت کے مناسبت ہوتے ہیں اور اس میں جو کسی تبدیلی کی سب ضروریات اور غریبیاں پائی جاتی ہیں۔ اگر کلیسیا میں یکساں معیار اور یکساں طرز عمل برقرار رکھیں تو خدا کی زندگی کی سچی سطح اور کلیسیا پرستہ داروں کی قویوں انہی اصلی زندگی سے بچ کر رہ جائیں گی۔ ہم یہ بھی استہانتہ ہیں کہ ہر علاقے میں ملکی سطحی کلیسیاؤں اور مشنوں کے لئے یہ نہایت واجب اور ناگزیر ہے کہ ہر علاقے میں ملے کہ ایک دوسرے کے صلاح و تشوہ سے سادے علاقے کے کام کو اس طور سے ترتیب دیا جائے کہ کام بہترین طریقے سے ہو سکے اور کلیسیا کی فضول خرچی کو ایک ہی کام کو بہ طور طریقہ دو بارہ کرنے سے بچ جائے۔

+++++

ہم خدا کا جزو ہونے کا شکر کرتے ہیں کہ علاوہ مذکورہ محنت و کوشش ہے اور ہم شرکت کے ذریعے ایک دوسرے سے زیادہ بروری و رشتہ کرنے میں مساعفہ ہی ہمیں پورا یقین ہے کہ شرکت میں ہمیں اور ترقی کی بڑی ضرورت ہے۔ لیکن ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ کسی دوسری کے بعض پیمانہ ایسے ہیں جو بعض شرکت میں سے مل نہیں پاسکتے اور ان کے لئے کلیسیائی اتحاد ہی کیسے ہو سکتی ہے جو تجربے کے خاص کر یہ بات کر رہے ہیں کہ ہماری کام میں شرکت سے خداوند کو پیش آکر سکتے اور اس کے لئے نوامید بھی حاسن کر سکتے ہیں لیکن اس کے بعد دوسرا قدم ہم انکھ نہیں کھانے اور ہم کوئے مہر میں کو ہا سالی مدد دینے ہیں ایک دوسرے سے ملنا ہونا چاہئے اور صرف کلیسیائی اتحاد ہی سے کٹے ہوئے اس قوت کا ادا کر سکتے ہیں۔

+++++

ہم شکر گزاری سے یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہم نے پچھلے سالوں میں کلیسیائی اتحاد میں نمایاں ترقی دیکھی ہے اور دنیا کے کئی حصوں میں بعض کلیسیاؤں میں اتحاد بڑا گیا ہے یا اتحاد کے لئے بات چیت جوڑی ہے جنہوں نے ہندوستان میں جو کوشش کی ہے وہ ہماری خاص توجہ اور دعاؤں کی محتاج ہے کیونکہ ان میں مستقل جماعتی اور پرستش میں تینوں عنصر مل کر اتحاد کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور انہی جماعت کی تلاش میں ہیں جس میں ان تینوں اصولوں کو کلیسیا میں برقرار رکھا جائے اور اس کوشش کی کلید میں کوئی نہ کہ دوسرے حصوں میں بھی اتحاد کے لئے باہمی گفت و شنید ہو رہا ہے۔

اس قدر سے میں بھی کلیسیاؤں کے نمائندے بھی شافی ہیں اور انہوں نے مناسب سمجھا ہے کہ وہ اپنا ایک خاص بیان متفقہ رائے سے سارے ذمے کے

ساتے پیش کریں اور یہ درخواست کریں کہ دنیا کی ساری کلیسیاؤں میں حق کے خیال پر
فکر کریں اور خدا سے دعا کریں کہ ان کی یہ خواہش جلد پوری ہو۔

نئی کلیسیاؤں کے نمایندوں کا بیان۔

اس تقریر کی کارروائی نے بہت بڑی صاف، ظاہر کر دیا ہے کہ سمیت کی تعمیر کا
سب سے بڑا اثر ان علاقوں پر پڑتا ہے جہاں کہ مشنوں کا کام ہو رہا ہے یعنی
کلیسیاؤں کے نمایندوں نے بہت سی مثالیں بتائی ہیں کہ کس قدر بعض
کلیسیاؤں میں افسوسناک مقابلے کی مدوح پائی جاتی ہے۔ اور ایک سے
زیادہ کلیسیاؤں کے یکساں اور منطبق کام کرنے سے روپیہ اور وقت ضائع
ہو رہا ہے اور اس اندرونی ٹھوٹ کی وجہ سے بہت سے گروہ اور شخص کلیسیا
میں شامل ہونے سے رک گئے ہیں۔ ہماری کلیسیائی علیحدگی ایمانداروں کے
لئے شوکر اور خیر سیول کے لئے ہنس کا موجب ہے۔ ہم شرم سے سر جھکا گئے
ہوئے یہ اقرار کرتے ہیں کہ اکثر ہم خود ہی اپنے مالک کے مذہب کی بے عزتی
ہونے کا جذبہ جتاتے ہیں۔ اس تقریر کے اجلاسوں میں نئی کلیسیاؤں کے
سب نمائندے ایک دلی سے یہ کہہ چکے ہیں کہ ہماری کلیسیا میں دلی جوش
اور ثمتا سے یہ چاہتی ہیں کہ تمام کلیسیاؤں میں ظاہری اور نظمی طور پر ایک کلیسیا
بن جائے۔ اس خواہش کا اظہار کرنے والے نمایندے اس بات سے بے خبر
نہیں ہیں کہ روحانی طور پر کلیسیا میں ایک دوسرے کے بہت نزدیک آگئی ہیں۔
اور اس لئے ہم شکر گزار ہیں کہ یہ اعتراف کرنے میں کہ شرکت کر رہی ہے اور
ایک دوسرے کے نقطہ نگاہ سے بہت ہمدردی پیدا ہو گئی ہے اور ان باتوں
میں جڑت ترقی ہو رہی ہے۔ لیکن ہم ایسی صورت حال کو کافی نہیں سمجھتے کیونکہ
ہمارا مقصد ہے کہ ہماری منزل مقصود کلیسیا کا ظاہری اور نظمی اتحاد ہے مگر

اس منزل تک پہنچنے کے لئے ہمیں دعا ہے کہ اسی سال ان اصولوں کا ہمیں مطالعہ کرنا چاہیے
جن پر کلیسیاؤں کا اتحاد ہے اور کلیسیا کے عام شرکاء کو یہ سکھانا چاہیے کہ جن چیزوں
سے اتحاد حاصل ہو سکتا ہے اور کون کون سی چیزیں اتحاد پر قابض کی ضرورت ہے صرف
ایک کلیسیا ہو جانے سے ہی ہم اپنے اتفاق کی خواہشوں کے نتائج کو دور کر سکتے ہیں
دنیا کے مختلف حصوں میں کلیسیائی اتحاد کے لئے بہت سی اتحاد پر مشتمل چیزیں آج تک
نئی کلیسیاؤں کا ہونا اپنی کلیسیاؤں نے نگاہ سے دور وہ اپنی خود نگاہ سے وہی
کلیسیاؤں سے بڑے طور پر وفادار رہنا چاہتی ہیں اس لئے وہ ان کی رضامندی
کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتیں اور اس میں ان کی پوری مدد اور ہمدردی کی
خواہشیں ہیں۔ بعض دفعہ ان کے لئے صحیح راستہ اختیار کرنا مشکل ہو جاتا ہے جب تک
تو وہ اپنی مادر کلیسیا کے خیال کے برخلاف عمل کرنے سے جھکتی ہیں اور دوسری طرف
وہ کلیسیائی اتحاد کے مفید کو یہ سمجھ نہیں سکتیں۔ اس لئے ہم مشنری سوسائٹیوں اور
چرائی کلیسیاؤں کے دفاتر کا کام سے بڑے طور پر عرض و درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس
بات پر پورے دل سے خود کریں اور نئی کلیسیاؤں کے ساتھ مل کر اس کلیسیائی اتحاد
کو حاصل کرنے کے لئے سخت کوشش کریں اور ہر طور سے ہماری مدد کریں تاکہ ہم اتفاق
کی روحانی سے صحیح جائیں جس میں اتحاد کا راستہ دکھائیں کیونکہ خود خداوند نے اتحاد کے لئے
دعا کی کہ چونکہ کلیسیا کے ایک ہو جانے سے ہی دنیا ہمارے خداوندی دور میں ہے۔
ایمان لائیں اور اس کے الٹی پیغام کی شنوائی ہوگی۔

مستغاثین۔

انہم سدا رتھ کرتے ہیں کہ

(۱) اس پر غور کیا جائے کہ کس طرح سے کلیسیا میں نادری، اضطراب، شادی اور
دیگر مجلسی زندگی کی روم میں شرکت سے یکساں مفید اور طرز عمل قائم کر سکتی ہیں۔

(۲) تمام درسگاہ ہوں اور دیگر شعبوں پر جو ایک سے زیادہ کلیسیاؤں کی شرکت سے ہماری رہیں دوبارہ غور کیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ وہ ان دو اصولوں کو نظر انداز نہیں کر رہی ہیں۔ راولپنڈی کے انتظام میں ویسی کلیسیاؤں کا بااثر حصہ ہونا چاہئے۔
 (دوم) وہ سارے مسیحی کام کا ایک حصہ ہوں اور اس کے ساتھ ملحق ہوں اور علیحدہ اپنی ڈیپارٹمنٹ کی مسجد بنائے ہوئے نہ ہوں۔

(۳) بین القومی مسیحی کونسل اور نیشنل کرچن کونسلیں لگاتار اور خلوصاً نہ یہ کوشش کریں کہ وہ مسیحی حلقے جو ابھی تک شرکت میں شامل ہونے سے گریز کر رہے ہیں ہمارے ہمادری میں شامل ہو جائیں۔

(۴) نیشنل کرچن کونسل کو شمش کرے کہ تمام علاقوں میں ساری کام کرنے والی کلیسیا نہیں اپنے کام میں ایک دوسرے کے ساتھ مشورہ کریں اور اکٹھے ہو کر کام کو آپس میں بانٹ لیں اور اپنی تجاویز میں نیشنل کرچن کونسل سے مشورہ لینی لیں۔

(۵) خدا کلیسیا کے اتحاد کی ہدایت کر رہا ہے اور نئی کلیسیا میں جلد اس منزل تک پہنچنے کے لئے بیقرار ہو رہی ہیں۔ اس لئے پُرانی کلیسیاؤں پر لازم آتا ہے کہ وہ نہایت سنجیدگی سے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے تجاویز سوچیں۔
 دعا کریں اور عمل قدم اٹھائیں۔

ہی۔ آر۔ بی۔ ایس۔ پریس احمدی - لاہور

میں

باہتمام مشیرانہ ڈی۔ وارنٹ پرنٹر پبلشر

پبلشر

پنجاب ریسرچ سوسائٹی - لاہور

سے شائع ہوئی